



جون 2011ء

اشاعت خاص

- ذکر کرنے والے بہت لمبے (اہل علم)
- منبع علم و عرفان، معارف و انسانیت، جامع کمالات و فضیلت
- مفتی محمد عبدالقیوم بزاروی رحمۃ اللہ علیہ
- مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم بزاروی علیہ الرحمۃ
- اور عظیم المدارس و المساجد پاکستان
- عالم بیداری میں معراج مفتی علی علیہ السلام اور بیدار الہی
- چاروں نبی کے یار ہیں فکر کا رہیں (عریضہ)
- دینی تعلیم اور ہمارے مکران
- بسم اللہ شریف کے راز
- اس سال جامعہ نظامیہ رضویہ سے 367 فارغ التحصیل
- علماء و قراء اور حفاظ کرام کے اسامہ گرامی

جامعہ نظامیہ رضویہ

لاہور 042-37665030 شیخوپورہ 056-3786428



## حسن ترتیب

صفحہ	عنوان
۳	حمد باری تعالیٰ
۳	منظر وارثی
۴	نعت رسول مقبول ﷺ
۴	پروفیسر محمد حسین آسی علیہ الرحمۃ
۵	منقبت..... وقار مفتی اعظم
۵	علامہ محمد مفتاح تاج بش قصوری
۶	باب الحدیث (ذکر کرنے والے سبقت لے گئے)
۶	شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی
۹	منبع علم و عرفان، جامع کمالات شخصیت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ
۹	پروفیسر مفتی فیض الرحمن
۱۵	مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ اور تنظیم المدارس الاسلامیہ پاکستان
۱۵	شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی
۲۱	عالم بیداری میں معراج مصطفیٰ ﷺ اور دیدار الہی
۲۱	امام احمد رضا خان قاضی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
۲۹	چاروں نبی کے یار ہیں فخر کبار ہیں (آخری قسط)
۲۹	سید صابر حسین شاہ بخاری
۳۷	دینی تعلیم اور ہمارے حکمران
۳۷	ڈاکٹر فوزیہ فیاض
۳۷	بسم اللہ شریف کے راز
۳۷	فرزاند ابرہیم
۳۶	۱۰ سال جامعہ نظامیہ رضویہ سے ۳۶۷ فارغ التحصیل علماء، قراء اور حفاظ کرام کے اسامہ گرامی
۳۶	مرتب: حافظ محمد شہزاد ہاشمی

## حمد باری تعالیٰ

جو ملے حیاتِ خضر مجھے اور اُسے میں صرف ثنا کروں  
ترا شکر پھر بھی ادا نہ ہو ترا شکر کیسے ادا کروں

ترے لطف کی کوئی حد نہیں گنوں کس طرح کہ عدد نہیں  
نہیں کوئی حیرے سوا مرا کسے یاد تیرے سوا کروں

ترے در پہ خم رہے سر مرا تری رحمتوں پہ گزر مرا  
میں کہا کروں تُو سنا کرے تو دیا کرے میں لیا کروں

مجھے خوشبوؤں سی کلاہ دے مجھے روشنی سی نگاہ دے  
کبھی پھول بن کے مہک اٹھوں کبھی شمع بن کے جلا کروں

میں بہت عاجز و بے نوا ترے آگے میری بساط کیا  
کوئی بھول ہو تو معاف کر مجھے بخش دے جو خطا کروں

مرے ایک دامنِ عمر میں ہیں نہ جانے کتنی ہرمتیں  
مرا خاتمہ بھی بخیر ہو یہی رات دن میں دعا کروں

منظر وارثی



## نعت رسول ﷺ

ان کا خیال ہے ، مری دنیا کہیں جسے  
ان کا جمال ہے ، مرا کعبہ کہیں جسے  
ان کے بغیر کون ہے اس کائنات میں  
مجھ سے فقیر ، مالک و مولا ﷺ کہیں جسے

در ہے انہی کا، جس کو سمجھے خدا کا در  
ان کی گلی ہے عرش معلیٰ کہیں جسے  
پیش از طلب ہی دیتے ہیں پیش از طلب حضور ﷺ  
کیا آئے لب پہ ، حرف تمنا کہیں جسے

آئے نسیم طیبہ کہ کھل جائے ہر گلی  
دل ہو کہ بارغِ خلد کا نقشہ کہیں جسے  
کون و مکان میں ہے کون ہے میرے کریم ﷺ سا  
ہاں وہ کریم ، مظہر یکتا کہیں جسے

آسی کو کیا کشائش موت و حیات سے  
آقا ﷺ ہے اپنا جان مسیحا کہیں جسے  
(پروفیسر محمد حسین آسی علیہ الرحمۃ)

## منقبت ..... وقار مفتی اعظم

نتیجہ فکر ..... علامہ محمد منشا تاش قصوری

بیان ہو مجھ سے کیا عز و وقار مفتی اعظم  
میں جان و دل سے ہوں بے شک ثار مفتی اعظم  
ہے ان کا تذکرہ چاروں طرف علم و دیانت کا  
مسلم ہے زمانے میں وقار مفتی اعظم  
مقلد بوضیفہ تھے ، غلام غوث اعظم تھے  
رضا کے فیض کا تھا اک یتار مفتی اعظم  
ہو مسجد ، جامعہ ، یا ہو فتاویٰ رضویہ کامل  
ہر اک شے میں نمایاں ہیں آثار مفتی اعظم  
وہ تنظیم المدارس کے تھے پہلے ناظم اعلیٰ  
دیا یوں وقت نے تھا اختیار مفتی اعظم  
مدرس تھے معصفت تھے محقق تھے محدث تھے  
میں کہتا ہوں علم خود تھا ثار مفتی اعظم  
ہزاروں ان کے شاگردان ارشد علم کے ماہر  
قسم خیر و برکت ہیں آثار مفتی اعظم  
جو اُن کی یاد میں ہر سال سیمینار کرتے ہیں  
بسا ہے ان کی رگ رگ میں پیار مفتی اعظم  
نگاہ بوالفضل سردار احمد کی کرامت سے  
بنا فیضان کا مرکز مزار مفتی اعظم  
سکون قلب کی دولت میر ہے تجھے تابش  
کہ ازل سے تو بھی ہے مدحت نگاہ مفتی اعظم



## باب الحدیث .....

### ذکر کرنے والے سبقت لے گئے

شیخ الحدیث مفتی محمد صدیق ہزاروی

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ یسیر فی طریق مکۃ فمر علی جبل یقال لہ جمندان فقل سیروا جمندان سبق المفردون قلوا وما المفردون ینسول اللہ قال الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات۔

(صحیح مسلم باب الحدیث علی ذکر اللہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ مکہ مکرمہ کے راستے میں جا رہے تھے کہ آپ ایک پہاڑ کے پاس سے گزرے جس کو جمندان کہا جاتا تھا آپ نے فرمایا چلو یہ جمندان ہے مفردون سبقت لے گئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا مفردون کون لوگ ہیں فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنے والے مرد اور عورتیں۔

اس حدیث کا بنیادی موضوع اللہ تعالیٰ کے بکثرت ذکر کی ترغیب ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنے والے دوسرے لوگوں سے سبقت لے جاتے ہیں چاہے وہ مرد ہوں یا عورتیں۔

رسول اکرم ﷺ جب سرزمین مکہ میں سفر کر رہے تھے تو آپ نے جمندان پہاڑ کو دیکھ کر صحابہ کرام سے فرمایا یہ جمندان (پہاڑ) ہے اور یقیناً رسول اکرم ﷺ کی کوئی بات بے مقصد نہ تھی لہذا اس کا مقصد یہ ہوا کہ جس طرح ایک مسلمان کو بنی معلومات حاصل ہوں وہاں اسے جغرافیہ اور تاریخ سے بھی اپنے واسطہ اور تعلق قائم رکھنا چاہیے، دنیا کے مختلف ممالک اور ان سے متعلق تاریخی مقامات سے آگاہی بھی ایک علم ہے اور اس کے کئی فوائد ہوتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص باخبر ہو وہ اپنے ساتھیوں کو سفر کے دوران مختلف معلومات بہم پہنچاتا رہے تاکہ معلومات رکھنے والے افراد کا دائرہ وسیع ہوتا چلا جائے۔

مفردون کا لفظ یکتائی اور انفرادیت کا معنی دیتا ہے یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں وہ معاشرے کے دیگر افراد سے ممتاز ہو جاتے ہیں اور ان کو انفرادیت حاصل ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ باقی لوگوں سے سبقت لے جاتے ہیں۔

اچھے کام کی کثرت کا ایک فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ اس کا اجر و ثواب بکثرت ملتا ہے اور دوسرا فائدہ یہ کہ اس کے خلاف بات کو تسلط کا موقعہ نہیں ملتا۔

اس کی مثال یوں سمجھئے کہ جب کپڑا بار بار دھویا جائے تو اس پر میل کا قبضہ و تسلط نہیں ہوتا جو معمولی میل اس پر چڑھتی ہے وہ ساتھ ساتھ زائل ہوتی رہتی ہے۔ اور اگر اس کو کئی دنوں تک نہ دھویا جائے تو میل جم جاتی ہے اس کو دور کرنے کے لئے طاقت و چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔

اسی طرح انسان کا نفس اور شیطان اس کو دھوکہ دیتے ہیں اور گناہوں کو مزین کر کے پیش کرتے ہیں اور جب وہ گناہ پر گناہ کرتا چلا جاتا ہے تو اس کا دل زنگ آلود ہو جاتا ہے اور اس روحانی زنگ کو دور کرنے کے لئے بہت محنت و زحمت ہوتی ہے لیکن جب بندہ اپنے رب کا ذکر کثرت سے کرتا ہے تو وہ غافل نہ ہونے کی وجہ سے شیطان کے مکر و فریب کا شکار نہیں ہوتا۔

اسلام ایک جامع دین ہے اور اس میں عبادات اور ان کے ثواب کے اعتبار سے مرد و عورت کے درمیان کوئی تفریق نہیں رکھی گئی جس طرح مرد، ذکر الہی اور اعمال صالحہ سے ثواب کا مستحق قرار پاتا ہے اسی طرح عورت کو بھی ان کاموں کا اجر و ثواب ملتا ہے البتہ زندگی کے مختلف میدانوں میں مرد و عورت کی ساخت کے حوالے سے ذمہ داریاں تقسیم کر دی گئی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کا دائرہ عمل بتا دیا گیا ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کے اجر و ثواب کی ادائیگی یا اس میں کمی زیادتی کے حوالے سے مرد و عورت کا فرق نہیں ہے اسی لئے سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ مفردون وہ مرد اور عورتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں یہ اعزاز صرف مردوں کو عطا نہیں کیا گیا بلکہ جو بھی اس وصف سے موصوف ہو بلا امتیاز سبقت کے مرتبہ پر فائز ہوگا۔

مجمع الزوائد میں حضرت ام انس رضی اللہ عنہا کی ایک روایت منقول ہے جس میں رسول اکرم ﷺ نے کثرت ذکر کی وصیت فرمائی ہے۔ وہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے وصیت کیجئے آپ نے فرمایا: گناہوں کو ترک کر دو، یہ سب سے اچھی ہجرت ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو کیونکہ تم اللہ کے بکثرت ذکر سے زیادہ اور کوئی عمل نہیں کر سکتیں۔ (مجمع الزوائد ۵/۷۷)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ کون سے جہاد کا اجر زیادہ عظیم ہے آپ نے فرمایا جس جہاد میں اللہ کا ذکر زیادہ ہو اس نے پوچھا نیک اعمال کرنے والوں میں سے کس کا اجر زیادہ عظیم ہے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا ہو پھر اس نے نماز، زکوٰۃ اور حج و صدقہ کے بارے میں سوال کیا تو رسول



اکرم ﷺ نے یہی جواب دیا کہ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا ہو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابو حفص! ذکر کرنے والے ہر خیر لے گئے تو انہوں نے فرمایا ہاں۔ (مجمع الزوائد ۱۰/۴۷۱)

جب انسان عبادت کرتا ہے چاہے وہ نماز، روزہ ہو یا حج و زکوٰۃ ہو یا راہِ خداوندی میں جہاد کرے تو اگرچہ یہ عبادات ہیں اور ان کی ادائیگی پر جہاں انسان اپنی شرعی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوتا ہے وہاں اسے اجر و ثواب بھی ملتا ہے لیکن عبادات میں ریاکاری کا بھی خطرہ ہوتا ہے لہذا جو شخص جہاد کرتے وقت نماز پڑھتے وقت، صدقہ و خیرات کرتے وقت یا حج کے مناسک ادا کرتے وقت اپنے رب کو یاد رکھے گا اس کے یہ اعمال اخلاص کی دولت سے مالا مال ہوں گے اور وہ اجر و ثواب کا مستحق ہوگا لیکن جب یہ اعمال یا دالہی سے خالی ہوں تو شیطان اپنا حصہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے اور یوں یہ اعمال بیکار ہو جاتے ہیں۔

ہمیں بروقت اپنے رب کو یاد رکھنا چاہیے اور زبان پر بھی اس کی حمد و ثنا اور ذکر کے کلمات کو جاری رکھنا چاہیے تاکہ نفس و شیطان کی مکاریوں سے محفوظ اور عند اللہ محبوب ہو جائیں۔

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ  
کی دینی، ملی اور ملکی خدمات کے حوالے سے منعقدہ عظیم الشان

## مفتی اعظم سیمینار

کی کامیابی پر اراکین بزم رضا کدول کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں  
اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مفتی اعظم پاکستان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق  
عطا فرمائے۔ آمین

مخائب: اراکین و منتظمین روزنامہ آواز، کوٹ اڈو

منبع علم و عرفان معمار انسانیت جامع کمالات شخصیت

## مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ

پروفیسر مفتی منیب الرحمن، چیئر مین مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان  
استاذی و استاذ العلماء علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے عہد کے ایک  
منفرد ممتاز اور جامع الکملات شخصیت تھے آپ اسلاف کے ایثار، اخلاص، استقامت و عزیمت  
ورع و تقویٰ کا کامل مظہر، ان کی علمی وراثت کے امین، معاصرین میں اپنی ہمہ جہت شخصیت  
(Multy Dimention Personality) کی وجہ سے نمایاں و ممتاز اور اپنے اخلاف  
کے لئے اسوہ قدوہ، مثال اور بینارہ نور ہیں۔

آپ درس نظامی کے معلم کی حیثیت سے عدیم الطیر اور جامع العلوم و جامع العقول  
والمعتول تھے۔ ہر علم اور ہر فن پر آپ کو کامل عبور اور ملکہ تامہ حاصل تھا آپ نے ہر فن کی کتاب  
تدریج کے ساتھ از اول تا آخر پڑھی اور پڑھائی اور اس عمل سے بار بار گزرے، اس سے تمام علمی  
تحقیقات، نکات، لطائف، مشکل مقامات اور دقائق و غوامض آپ کو از بر تھے آپ علوم عربیہ  
و اسلامیہ کی تدریس کے مرکب نہیں بلکہ راکب تھے، آپ اس میدان کے شہسوار تھے اور ان علوم  
کی لگام آپ کے ہاتھ میں تھی ایسا تابغہ روزگار، بتابقی دوراں، وحید احصر اور فرید الملت شخص اب  
شاید ہی نظر آئے جس نے علمی مسابقت کے میدان میں ہر جانب اپنی کامیابی کے جھنڈے گاڑے  
ہوں اور دور دور تک کوئی ان کی گرد راہ کو بھی پانے والا نظر نہ آئے جو بیک وقت تفسیر، حدیث، فقہ  
اور جملہ علوم و فنون عربیہ، معتول و منقول میں یدِ طولیٰ اور مہارت تامہ رکھتا ہو۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ اپنی حیات مبارکہ میں جن علمی رفعتوں اور مناصب جلیلہ  
تک پہنچے ان میں سے کچھ بھی موردِ ثناء نہ تھا ایسا نہیں کہ آپ کو بھی سچائی منسل گئی ہو اور زیب سجادہ  
بن گئے ہوں مریدین، متوسلین، مکتسبین، دولت و ثروت کے انبار اور اہل عقیدت و ارادت کا جم  
غیر آپ کو ورثے میں مل گیا ہو بلکہ آپ ان لوگوں میں سے تھے جو اپنی دنیا آپ تعمیر کرتے ہیں  
اپنے لئے امکانات مواقع کا ماحول خود پیدا کرتے ہیں، یعنی وہ عہد جدید کی اصطلاح میں "Self



Made "انسان تھے۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب قدس سرہم العزیز ان لوگوں میں سے نہیں تھے جو مناصب کے تعاقب میں رہتے ہیں ان کے مقصدی و طلبگار رہتے ہیں جو مناصب سے عزت و وقار اور تعارف پاتے ہیں اور منصب چھن جائے تو گوشہ گمنامی میں چلے جاتے ہیں بلکہ آپ ان لوگوں میں سے تھے جن سے مناصب کو عزت ملتی ہے، عہدوں کو وقار ملتا ہے جس مقام اور مسند پر بیٹھیں اسے علامت افتخار اور نشان امتیاز بنا دیتے ہیں۔ جس مجلس علمی میں رونق افروز ہوں اس پر چھا جاتے ہیں۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے تلامذہ، معتقدین، متوسلین اور مکتبین کے روحانی باپ، مربی اور محسن تھے اعلیٰ مشینیں بنانا فن پارے تخلیق کرنا بلند و بالا عمارات اور یادگاریں تعمیر کرنا اور تیشہ فراہم سے جوئے شیر کشید کرنا آسان ہے، باکمال انسان بنانا ایک مشکل ترین فن ہے، انسانی شخصیت کی تاش خراش کر کے اسے ایک پیکر کمال میں ڈھالنا اس کی شخصیت کی داخلی تہوں میں مستور فطرت کے ودیعت کردہ نقوش حلال و حلال کو نکھار کر باہر لانا، اسے پیکر علم و عمل بنانا ایک لاشیٰ کو جو دو کمال بنا دینا ابن آدم کو انسان بنانا الغرض انسانیت سازی اور شخصیت سازی یہ سب سے مشکل ترین فن ہے دراصل یہی اعجاز نبوت ہے، فیضان نبوت اور وراثت نبوت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے۔

"الناس معادن كمعادن الذهب والفضة خمدكم في الجاهلية خمدكم في

الاسلام اذا فقهوا۔

یہی تربیت نبوت تھی جس نے گزریوں، گنواروں، وحشی انسانوں اور صحراؤں اور ریگستانوں کے مکینوں کو رہتی دنیا تک کے لئے علم، تہذیب، اخلاق، عدالت، صداقت، شجاعت، فیاضی، زہد و تقویٰ ایثار و اخلاص اور جان بانی و حکمرانی، الغرض عالم انسانیت کا امام بنا دیا۔ حضرت قبلہ مفتی صاحب اسی وراثت نبوت کے امین تھے، وہ زنگاہ، زر پرست و زرخیز نہیں تھے بلکہ انسانیت کے جوہر تھے۔

وہ جوہر انسانیت کے عقیدوں اور ہیروں کے شہادہ تھے انہیں ریت کے ٹیلوں میں سے ڈھونڈ نکالنے تھے اور ان کی تراش خراش کے شاہکار تخلیق کرتے تھے۔

نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا  
سو بار جب حقیق کٹا تب نکلیں ہوا

جوہری بدخشاں کی چٹانوں میں سے عقیق، گنیے اور ہیرے نکال کر انہیں تاج ملوک کی زینت بناتا ہے اور وراثت نبی انسانیت کے ہیرے تلاش کر کے انہیں نکھار کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قابل رشک اور قابل صد افتخار غلاموں کی صف میں لاکھڑا کرتا ہے۔ حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایسے لاتعداد کمنا موموں اور بے ناموں کو نامور بنا دیا۔ آپ ان کے تلامذہ گرامی کی فہرست پر نظر ڈال کر دیکھئے تو سب انہوں نے کیسے کیسے شاہکار تخلیق فرمائے۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا انداز تربیت ایسا حکیمانہ تھا کہ آپ ایک جانب اپنے تلامذہ کی حوصلہ افزائی فرماتے تھے ان کو بلند ہمتی کا درس دیتے تھے جن طبقات سے انہیں علمی و اعتقادی میدان میں مقابلہ درپیش تھا ان کی افرادی قوت اداروں کی ظاہری وجاہت، اسباب ظاہری کی فراوانی اور اہل اقتدار سے قربت کے مادی مظاہر کو اپنے تلامذہ کی ہمت اور عزیمت و استقلال کو قائم رکھنے کے لئے قرآن کی ان آیات مبارکہ کے مصداق بے توقیر و بے مایہ قرار دیتے تھے کہ:

واذ یریکم وہم اذا التقیتم فی اعینکم قلیلا ویقللکم فی اعینہم لیقضی

اللہ امرا کلن مقعولا۔ (سورۃ الانفال: ۳۳)

ترجمہ: اور (یاد کرو) جب تمہارے مقابلے کے وقت کافر تمہاری نظروں میں تمہیں تھوڑے کر کے دکھائے اور تمہیں ان کی نگاہوں میں تھوڑا کر دیا تاکہ اللہ پورا کر دے اس کام کو جو ہوتا ہے۔

والذین کفروا اعمالہم کسراب بقیعة یحسبہ الظنآن ماء۔

(سورۃ النور: ۳۹)

ترجمہ: اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے اعمال ہموار زمین میں چپکتے ہوئے ریت کی طرح ہیں جسے بیا س پانی سمجھتا ہے۔

فاما الزبد فینہب جفاء واما ما یبقی للناس فیمکث فی الارض

(سورۃ الرعد: ۱۷)

ترجمہ: پس رہا جھاگ تو وہ بے فائدہ ہونے کی وجہ سے زائل ہو جاتا ہے اور رہی وہ چیز جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتی ہے تو وہ باقی رہتی ہے۔

لیکن اس کے ساتھ وہ انہیں ان کی علمی نارسائی، عملی کوتاہی اور بشری کمزوریوں کا بھی احساس



دلاتے رہتے تھے تاکہ وہ غریب نفس اور عجب نفس کے مہلک مرض میں مبتلا نہ ہو جائیں اور مخالفین کو لاشیٰ سمجھ کر تباہی و تباہی کا شکار ہو کر جہد مسلسل سے کنارہ کش نہ ہو جائیں۔ الغرض وہ بہت بڑے ماہر نفسیات اور فاضل فطرت بھی تھے۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ بلاشبہ عصیت مذمومہ کے داعی و مبلغ نہیں تھے جس کی تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی کہ

العصية ان تعين اخاك على ظلم -

یعنی عصیت یہ ہے کہ تم حق و باطل، صواب و خطا اور عدل و ظلم کی تمیز کئے بغیر آنکھیں بند کر کے اپنے بھائی کے حامی و ناصر بن جاؤ۔

لیکن اس کے باوجود آپ ”صلب فی الدین“ کی علامت تھے اور یہی جذبہ صادق اپنے تلامذہ کے قلوب و اذان میں راسخ کرتے تھے تاکہ کسی بڑی سے بڑی طمع و حرص، ہوائے نفس اور خوف سے ان کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئے تاکہ وہ:

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا فلا خوف عليهم ولا يحزنون -

(سورۃ الاحقاف: ۱۳)

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر ثابت قدم رہے تو ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

واذا عزمتم فتوكل على الله (سورۃ آل عمران: ۱۵۹)

ترجمہ: پھر جب آپ (کسی کام کا) پختہ ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کریں (اور اسے کر گزریں) کا مصداق بن سکیں اور ان میں ہر ترغیب و تحریص اور تحویف کو ٹھکرا کر باطل کے سامنے ڈٹ جانے، احقاق حق اور ابطال باطل کا حصہ موجود ہو اور وہ دین حق، مسلک اہل سنت و جماعت اور اپنے مربی کے لئے باعث توقیر و افتخار اور نازش جہاں بنیں۔

حضرت استاذی قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ اپنے عہد کے ان لوگوں میں سے تھے جو معیار حق تھے حق گو تھے، حق پر ڈٹ جانے والے اور حق پر مرمٹنے والے تھے۔ راقم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ان کی معیت و تربیت میں گذشتہ دو عشروں میں وقت کے ہر مقتدر مطلق اور متمدن کے سامنے کلمہ حق کہنے کا شرف حاصل رہا اور حضرت قبلہ مفتی صاحب کو امام حسین، امام اعظم ابوحنیفہ، امام احمد بن حنبل، امام

مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہم کی سنت کو ادا کرتے دیکھا اور انہوں کے علاوہ اغیار نے بھی اسے تسلیم کیا۔ حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ کے اخلاف، اولاد امجاد اور تلامذہ کے علاوہ ان کی دو عظیم یادگاریں ہیں۔

۱..... جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ کمپلیکس۔ ۲..... تنظیم المدارس (الہمدت) پاکستان ان دونوں اداروں کی تشکیل و تعمیر پر انہوں نے اپنے شباب اور عمر عزیز کا ایک ایک لمحہ صرف کر دیا۔ راقم ہی نہیں بلکہ عوام و خواص الہمدت کا ایک ایک فرد جانتا ہے کہ قبلہ مفتی صاحب بعد نماز فجر سے لے کر بعد نماز مغرب یا بعد نماز عشاء تک ادارے ہی میں رہتے اس لئے ان کی خلوت و جلوت سب کے سامنے تھی۔ میں نے سیرت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں پڑھا کہ جب انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اپنا چانشین بنانے کا ارادہ فرمایا تو ان کے بارے میں اجلہ و اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آراء جانتا چاہیں جب آپ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ان کی بابت دریافت فرمایا تو انہوں نے فرمایا:

”عمر کا باطن ان کے ظاہر سے اچھا ہے۔“

میں بھی الحمد للہ پورے ایمان و ایقان اور شرح صدر کے ساتھ بباگ و دل کہتا ہوں کہ

”حضرت قبلہ مفتی صاحب کا باطن ان کے ظاہر سے بھی زیادہ درخشاں و تابندہ تھا“

اور سب جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو چہرہ بھی نورانی عطا کیا تھا۔ مفتی صاحب قبلہ دفتری ذہن، فاضل ورک اور رسوم و ضوابط مروجہ کے نہ قائل تھے نہ عادی، لیکن تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کی ذمہ داری جب انہوں نے قبول فرمائی تو پھر اس میدان میں بھی نئے معیارات قائم فرمائے اور ایسی نظیر قائم کی کہ ہم فخر سے کہہ سکیں:

”هو ابو عذہ“ یعنی اپنے منفرد انداز کے وہ خود ہی موجد تھے۔

الحمد للہ! اب جامعہ نظامیہ رضویہ اپنی ظاہری و باطنی شان و شوکت، عظیم الشان قابل دید پر شکوہ عمارت اور علمی و جاہلیت کے اعتبار سے اس مقام پر ہے کہ اسے ایک یونیورسٹی کا چارٹر حکومت کی جانب سے عطا کیا جائے اور ان کے چانشینوں کو بالخصوص اور اہل سنت و جماعت کی دینی و سیاسی قیادت کو بالعموم اسے اپنا ہدف اولین قرار دینا چاہیے۔



امام اہلسنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت احمد رضا خان قادری رضی اللہ عنہ کا نام لینے والے، اعراس منانے والے، ان کے مسلک پر تہلک کا دم بھرنے والے تو بہت تھے، بہت رہیں گے لیکن رضوی مشن کی جو عظیم خدمت آپ نے انجام دی ہے اس میں آپ کا کوئی ثانی اور مقابل نہیں ہے۔ فتاویٰ رضویہ، کوثر حق، تدقیق، تحقیق اور تدوین و تہذیب نوکر کے آپ نے اسے عصر حاضر سے ہم آہنگ کر دیا اور ہستی دنیا تک اب یہ شاہ کار لائبریری کی زینت بنا رہے گا اور موافق اور مخالف اہل علم اس سے صرف نظر نہیں کر پائیں گے آپ نے "الدولة المکیة بالمعاهدة الغیبیة، انباء الہی" کی جدید عربی اسلوب پر تدوین کی اسے اعلیٰ بین الاقوامی معیار پر کمپوز و مجلد کر کے اعلیٰ حضرت کو بین الاقوامی و بین الاسلامی علمی شخصیت کی حیثیت سے منوایا۔ اب "دیدہ کور" کے سوا عرب و عجم کے کسی بڑے سے بڑے صاحب علم و تحقیق کے لئے اعلیٰ حضرت کی علمی وجاہت کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں۔

حضرت مفتی صاحب کی حیات مبارکہ ہی میں ان کا علمی و دعوتی صدقہ جاریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ کی چہار دیواری سے نکل کر قومی بین الاقوامی سطح پر پورے عالم پر پھیل چکا تھا۔ ان کے تلامذہ کرام نے جابجا اور بے قائم کیے، مساجد قائم کیں، پہلے سے قائم اداروں کو جلا بخشی، دعوت و ارشاد کا کام مقررین، تصنیف و تالیف، خطابت اور جدید پرنٹ انکڑا تک میڈیا کو استعمال کر کے انجام دیا۔ ایمان کامل اور یقین و اطمینان ہے کہ مبدا فیض ازل وابد اللہ ہی و قوم اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے اپنے اس "عبدالقیوم" کے کائنات و اخلاص پڑی ایمانی مدد و معاون علمی مبدا فیض کے فیض کریمی کے تسلسل کو جاری رکھگا۔

میری مخلصانہ دعا ہے کہ قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ کے بعد ان کے خلاف صاحبزادگان گرامی اور تلامذہ متوسلین، متوسلین و مکتسبین ان کے صحیح جانشین ثابت ہوں۔ اور آپ عالم برزخ سے اپنی منت شاکہ کو برگ و بار لاتا اور شمر آور ہوتا دیکھ کر مسرور و شادماں ہوتے رہیں۔ اللہ رب العزت سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ کی زندگی اخلاص و ایثار، سعی پیہم، جہد مسلسل اور عزم مصمم سے عبارت تھی وہ اپنی ظاہری حیات کے آخری سانس تک مصروف عمل رہے ان کی حیات مبارکہ کو اگر ہم الفاظ سمیٹ کر کوئی عنوان دینا چاہیں تو وہ فقط یہی ہے "کام، کام اور صرف کام"۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس راز کو سمجھنے اور اس پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

☆☆☆.....☆☆☆

استاذ العلماء فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی

## اور تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان

تحریر: شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری

کوئی فرد ہو یا ادارہ اس کی کامیابی، منزل تک رسائی، اجتماعیت اور اہداف کا حصول تنظیم کا متقاضی ہوتا ہے اسی بنیاد پر اکابر اہل سنت نے مدارس دینیہ کو ایک نظام میں مربوط کرنے اور باہمی ربط و تعلق کو مضبوط کرنے کے لئے تنظیم المدارس کا قیام ضروری خیال کیا اور اس عظیم مقصد کے لئے شعبان المعظم ۱۳۷۹ھ یکم فروری ۱۹۶۰ء بروز سوموار جامعہ معینیہ ذریہ غازیخان میں استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا غلام جہانیاں رحمہ اللہ کی سرپرستی میں تنظیم المدارس کے نام سے مدارس اہل سنت کی تنظیم کا قیام عمل میں لایا گیا جس کی مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس ۶، ۵ شوال المکرم ۱۳۷۹ھ ۲۱، ۲۰ اپریل ۱۹۶۰ء کو جامعہ معینیہ لاہور میں منعقد ہوا۔ جس میں ۲۵ رکنی نصابی کمیٹی قائم کی گئی اس کمیٹی نے جامع نصاب ترتیب دیا جو مئی ۱۹۶۰ء میں نافذ ہوا۔

اس تنظیم کے سربراہ غزالی زماں رازی دوران حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ نے ان تھک محنت کی پرچہ جات تیار کرنا خود مد اوس تک پہنچانا اور وصول کرنا نتائج تیار کرنا اور سبند کا اجراء اور ان تمام امور کے لئے خود فنڈ کا بندوبست کرنا آپ کے خلوص، اہمیت اور مسلک اہل سنت کی ترقی اور فروغ کے لئے آپ کے لازوال جذبہ کی عکاسی کرتا ہے۔

لیکن بوجہ یہ سلسلہ آگے نہ بڑھ سکا حتیٰ کہ چودہ سال کا عرصہ گزر گیا اور ایک مرتبہ پھر اکابر علماء اہل سنت نے تنظیم المدارس کو وقت کی اہم ضرورت خیال کرتے ہوئے اس تنظیم کی نشاۃ ثانیہ کی ضرورت محسوس کی اور ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ ۹ جنوری ۱۹۷۳ء بروز بدھ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں منعقدہ اجلاس میں تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے نام سے ۱۹۶۰ء میں قائم کی گئی تنظیم کی نشاۃ ثانیہ ہوئی اور اس تنظیم کو بام عروج تک پہنچانے کے لئے قرعہ قال حضرت مفتی اعظم فقیہ ملت استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ کے نام نکلا قضاء و قدر کے فیصلے اپنی جگہ مسلم اور محقق ہیں لیکن غالباً اس کا ظاہری سبب یہی تھا کہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ



نے ۱۹۶۲ء سے ۱۹۷۳ء تک بارہ سال کے عرصہ میں جامعہ نظامیہ رضویہ کو جس طرح ناگفتہ بہ حالات میں نہ صرف قائم رکھا بلکہ رو بہ ترقی کیا اور اسی عرصہ کے دوران جمعیت علماء پاکستان کی تنظیم نو اور ترقی، فروغ کے لئے ان تھک محنت اور جدوجہد کی اس سے اہل سنت و جماعت کے تمام حلقے بخوبی آگاہ تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے لئے بھی آپ جیسی تکلفات سے آزاد اور مقصد سے جنون کی حد تک لگاؤ رکھنے والی شخصیت کی ضرورت ہے لہذا آپ کو تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کا پہلا ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا اس وقت تنظیم المدارس کے صدر استاذ الاساتذہ مفتی اعظم محدث کبیر حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد رحمہ اللہ تھے۔

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے ۲۷ سال کا عرصہ بطور ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس کی ذمہ داریوں کو باحسن طریق انجام دیا اس دوران حضرت مفتی اعظم ابوالبرکات سید احمد، غزالی دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی، شیخ القرآن علامہ غلام علی اکاڈوی رحمہم اللہ اور جانشین غزالی دوراں علامہ پروفیسر سید مظہر سعید کاظمی وامت برکاتہم العالیہ تنظیم المدارس کے صدر رہے اور پھر اکتوبر ۲۰۰۱ء سے ۲۶ اگست ۲۰۰۳ء تک ایک سال دس ماہ کا عرصہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تنظیم المدارس کے صدر رہے۔

آپ نے تنظیم المدارس کے فورم سے مدارس کے مسائل کو کس حسن و خوبی سے حل کیا تنظیم کے نظام کو کس طرح خوش اسلوبی سے چلایا اور حصول مقاصد میں کس قدر کامیابی حاصل کی تفصیل میں جانے سے پہلے اجمالاً رباب علم و دانش اور عقل و شعور کی دولت سے مالا مال حضرات کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہوں گا کہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے ۲۷ سال کا طویل عرصہ بطور ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس کا کام کیا اور آپ کی کارکردگی کو سلام کرتے اور خراج تحسین پیش کرتے ہوئے مجلس عاملہ اور شورائی کو بار بار دستور میں تبدیلی کرنا پڑی تاکہ تنظیم حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی خدمات جلیلہ اور اخلاص پر مبنی مساعی سے محروم نہ ہو جائے کسی شخص کی کسی ادارے کے لئے بے لوث اور ان تھک خدمات اور مقاصد میں کامیابی کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے۔

ہر دینی مدرسہ اپنی جگہ ایک خود مختار سٹیٹ ہوتا ہے۔ لہذا مدارس دینیہ کو ایک نظام کا پابند بنانا ایک نصاب پر جمع کرنا جب کہ علماء کرام کی فکر اور سوچ کا متنوع ہونا مسلم ہے کہیں حدود و جہود امت پسندی اور کہیں سلیکی جدت کے کوچہ کا طواف زوروں پر، کہیں بزرگوں کے تکلفات سے بری اور

سادہ نظام سے استدلال کے ذریعے دور حاضر کے تقاضوں سے نفرت، یہ تمام چیلنجز تھے جن کی موجودگی میں پورے ملک کے مدارس کو اتفاق کی شاہراہ پر ڈالنا جان جو کھوں کے مترادف تھا۔ علاوہ ازیں دوسری جانب کالجوں اور یونیورسٹیوں کا وہ طبقہ جو دینی مدارس کی اسناد کو وہ مقام دینے کا مخالف تھا جو ان کی اپنی سندھات کو حاصل ہے اور تیسری طرف ارباب اقتدار کا دین بیزاری پر مبنی رویہ تنظیم المدارس کے راستے میں رکاوٹ تھا۔ علاوہ ازیں غیر سرکاری تنظیم ہونے کی وجہ سے تنظیم المدارس کے ارباب اختیار کو محض اخلاقیات کا سہارا لینا پڑتا تھا اور اخلاقی بنیاد پر تنظیم کے لئے فخر کی فراہمی مشکل تھی۔

لیکن حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے اس چیلنج کو قبول کیا اور وہ سب کچھ کر دکھایا جو جوئے شیر لانے کے مترادف تھا اور جسے حالات کے تناظر میں عقلاً سمجھا جاتا تھا۔

یہاں یہ بات بھی عرض کرنا ضروری ہے کہ کسی قومی تنظیم یا ادارے کے تنظیم کے لئے جو جو بیاں ہوئی چاہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ کو ان کا وافر حصہ عطا فرمایا تھا مثلاً اللہیت جذبہ محنت، مقصد سے لگن، دیانت و امانت، حسن انتظام، طبیعت میں ضرورت کی حد تک سختی اور اپنے عملے پر مناسب حد تک اعتماد وغیرہ۔

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے نظامت علیا کے منصب کو عزت بخشی تو اس وقت جب کہ آپ کو کسی قابل اعتماد نائب کی سہولت بھی حاصل نہ تھی خود اپنے ہاتھوں سے تمام امور انجام دیئے ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ میں تنظیم کی تشکیل نو کے صرف آٹھ ماہ میں درجہ عالیہ کے امتحانات مکمل کر لئے اور شعبان المعظم ۱۳۹۴ھ میں امتحان کا انعقاد ہو گیا اور آئندہ سال یعنی ۱۹۷۵ء میں سالانہ امتحان میں مقالہ بھی شامل کر دیا اور اسی قلیل عرصہ میں نصاب تعلیم تیار ہو گیا۔ دستور مرتب ہو گیا سند کا خاکہ منظور ہو گیا الحاق فارم اور دیگر تمام ضروری لٹریچر طباعت کے بعد منظر عام پر آ گیا۔

ابھی تنظیم المدارس کی تشکیل نو کو ایک سال کا عرصہ بھی نہ گزرا تھا کہ مدارس کو حکومتی کلچر میں جکڑنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب حنیف رائے کی صدارت میں منصوبہ بندی ہوئی تو دنیا نے دیکھا کہ تنظیم المدارس کا ناظم اعلیٰ جو اپنے تعلیمی ادارے جامعہ نظامیہ رضویہ کے مسائل میں سخت الجھا ہوا ہے لیکن تنظیم المدارس کے مسائل سے غافل نہیں ہے آپ نے ایک طرف حضرت استاذ العلماء یادگار اسلاف علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب زید مجدہ کی خدمات حاصل کیں تاکہ حکومتی منصوبوں سے کما حقہ آگاہی کی جاسکے اور دوسری جانب لاہور میں نہایت مقتدر شخصیات صدر تنظیم



المدارس مفتی اعظم پاکستان علامہ سید ابوالبرکات شاری بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی اور مفکر اسلام حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی رحمہم اللہ اور دیگر علماء کی مشاورت سے فوری طور پر مجلس عاملہ کا اجلاس بلا یا۔ اور بحث و تجویز کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ مدارس کی آزادی کو داؤ پر نہیں لگایا جائے گا لیکن حکومت کی اچھی اور دینی براملاح تجاویز کو مسترد بھی نہیں کیا جائے گا۔

یہاں یہ بات بھی عرض کرنا چلوں کہ حکومتی کارندوں کی آنکھوں میں آنکھیں کا ڈال کر بات کرنا اور مدارس دینیہ کی جرات مندی کے ساتھ ترجمانی کرنا حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کا طرہ امتیاز تھا لیکن آپ نے حکومت سے تصادم کی راہ کبھی اختیار نہیں کی کیونکہ تنظیم المدارس کے ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے یہی بات آپ کے لئے مناسب اور دینی بر حکمت تھی اور یہی طریق کار مدارس کے لئے مفید ہے۔ مجھے اس سلسلے میں مفسر قرآن مفکر اسلام علامہ سید ریاض حسین شاہ مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت کا وہ جملہ ہمیشہ یاد رہتا ہے جو انہوں نے حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے ختم قل کے موقع پر جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں اپنے خطاب کے دوران فرمایا تھا۔

انہوں نے کہا حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے حکومت سے بایکاٹ کی راہ اپنانے کی بجائے کانٹوں سے دامن بچاتے ہوئے حکومتی ایوانوں میں اپنا موقف پیش کیا اور مسائل حل کرائے۔

شہادتِ عالیہ کی منظوری کا مرحلہ بہت کٹھن مرحلہ تھا آپ فرماتے تھے صدر پاکستان جنرل فیاض الحق کے بار بار بلانے کے باوجود یونیورسٹیوں کے شعبہ ہائے عربی و اسلامیات کے سربراہان اسلام آباد اجلاس میں شرکت کے لئے آمادہ نہ ہوئے تھے جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی یونیورسٹیوں کی طرف سے تنظیم المدارس اور دیگر واقفوں کی اسناد کا معاملہ پسند نہیں کرتے تھے لیکن جب حکومتی نمائندہ وفد ڈاکٹر ہالے پونا کی قیادت میں جامعہ نظامیہ رضویہ آیا اور اس نے تنظیم المدارس کا تمام ریکارڈ چیک کیا تو اس وفد کو اقرار کرنا پڑا کہ تنظیم المدارس کا یہ نظام امتحان اور نصاب کسی بھی طرح یونیورسٹیوں کے نظام سے کم نہیں حالانکہ وہاں سرکاری وسائل پانی کی طرح بہائے جاتے ہیں۔ آپ نے نچلے درجات ثانویہ عامہ ثانویہ خاصہ اور عالیہ کی اسناد کے معاملہ کے لئے بھرپور کوشش جاری رکھی۔

سندات اور تنظیمی فنڈ کی حفاظت جس امانت و دیانت کی متقاضی تھی حضرت مفتی صاحب اسی امانت و دیانت کے وصف سے سرشار تھے شعبہ امتحان کے سربراہ علامہ غلام محمد سیالوی جانتے ہیں کہ اس سلسلے میں حضرت مفتی صاحب کس قدر سخت تھے وہ فرماتے تھے شعبہ امتحان کو خود وسائل پیدا

کرنا چاہیے میں مرکز سے ہرگز فنڈ نہیں دوں گا حقیقت یہ کہ ایک ایک پائی جمع کرنے کی مثال آپ پر صادق آتی ہے اسی دیانت و امانت کے نتیجے میں تنظیم اپنے دفاتر کے لئے عمارت خریدنے کی پوزیشن میں ہوئی اس دور میں تو تنظیم کے لئے عطیات کا سلسلہ بھی نہیں تھا یہ محض حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی کفایت شعاری کا نتیجہ تھا۔

ڈاک کی آمدورفت کے بارے میں آپ بہت حساس تھے۔ سربراہ بھی پوچھ لیتے اور ان الفاظ کے ساتھ توجہ دلاتے ”میرے بھائی ڈاک کا جواب وقت پر دے دیا کرو“ حتیٰ کہ جب مرکزی دفتر جامعہ نعیمیہ میں چلا گیا اور تمام ذمہ داری ناظم اعلیٰ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی کے کاندھوں پر آگئی تو اس وقت بھی مجھے یاد ہے ایک دن ناظم دفتر مولانا محمد اسلام سعیدی جب جامعہ نظامیہ رضویہ میں آئے تو آپ نے فرمایا ”اسلام صاحب ڈاک کا جواب دینے میں کوتاہی نہ کرنا۔“

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے مدارس کے لئے زکوٰۃ فنڈ کے حصول کے لئے بھرپور کردار ادا کیا۔ ایک غیر متعلق صاحب نے حکمہ زکوٰۃ کے دفتر میں مدارس اہل سنت کی فہرست جمع کرائی جس میں جعلی ناموں کا اندراج کیا گیا جب حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے دیکھا تو آپ نے فرمایا وہ شخص فہرست دینے والا کون ہوتا ہے تنظیم کا ناظم اعلیٰ میں ہوں میں فہرست دوں گا۔ اسلام آباد میں میٹنگ تھی آپ کسی ذاتی مصروفیت کی وجہ سے نہ جاسکے تو حضرت علامہ مفتی نبیب الرحمن اور راقم کو بھیجا اور فون پر ڈاکٹر حنیف سے کہا تم دوسرے لوگوں کو دو دو تین تین آدمیوں کا کرایہ دیتے ہو اور تنظیم المدارس کے صرف ایک نمائندہ کو کرایہ دیتے ہو یہ امتیازی سلوک کیوں ہے چنانچہ ڈاکٹر محمد حنیف نے کہا دو آدمیوں کا کرایہ دیں گے یہ ہے وہ جرات جو کسی ادارے کے سربراہ کے لئے ضروری ہے تاکہ کوئی ان کے حق پر ڈاک نہ ڈال سکے۔

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی کامیابی کا ایک راز یہ تھا کہ آپ اپنے ماتحت عملہ کی تربیت بھی فرماتے تھے اور ان پر بھرپور اعتماد بھی فرماتے تھے راقم نے ۲۶، ۲۵ سال تنظیم کے مرکزی دفتر میں ڈیوٹی دی اور اس بات کا بخوبی مشاہدہ کیا لیکن اس اعتماد کے باوجود آپ کی گرفت مضبوط رہتی تھی۔ اور ناظم دفتر کے سرپرستی کی تلوار ہر وقت لٹکتی رہتی تھی جو اس ادارے کی کامیابی کا راز ہے آپ نے تنظیم المدارس کے سربراہ کی حیثیت سے صرف تنظیم کے مسائل کو سامنے نہ رکھا بلکہ اس تنظیم کو اہل سنت کے وسیع تر مفاد میں استعمال کیا چونکہ مجلس شوریٰ کے اجلاس میں ملک بھر اور آزاد کشمیر سے بھی علماء کرام تشریف لاتے تھے اور بھرپور اجلاس ہوتے اس لئے آپ اس موقع پر



حضرت علامہ شاہ احمد نورانی اور حضرت علامہ عبدالستار خان نیاززی رحمہما اللہ کو دعوت دیتے اور بالخصوص صوبہ بلوچستان اور صوبہ سرحد کے علماء کی ان قائدین کے ساتھ الگ نشست رکھتے تاکہ ان پسماندہ علاقوں میں جمعیت علماء پاکستان کو فروغ حاصل ہو اسی طرح تنظیم المدارس کے سطح سے آپ نے اہل سنت کو میدان تحریر کی طرف متوجہ کرنے کی بھی بھرپور کوشش کی۔ اور الحمد للہ اس وقت اہل سنت اس میدان میں قابل فخر کام سرانجام دے رہے ہیں۔

تنظیموں کی دنیا میں ایک اور بات جس کا عام طور پر فقدان نظر آتا ہے حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھی یعنی خود کام کرنے کے ساتھ ساتھ دوسروں سے کام لینا تاکہ مستقبل کے لئے افراد تیار ہو سکیں آپ نہ تو خود ہاتھ دھو کر بیٹھ جاتے اور نہ ہی سارا کام خود کرتے بلکہ آپ نے اعتماد کا راستہ اختیار کیا جس کا فائدہ یہ تھا کہ آپ کی عدم موجودگی میں تنظیمی امور کی انجام دہی میں قفل نہیں آیا تھا غالباً ۱۹۷۹ء میں جب تنظیم کا امتحان کینسل کر دیا گیا تو کچھ حضرات نے تنظیم کو نوٹس جاری کر دیا عین اسی وقت آپ انگلینڈ تشریف لے جا رہے تھے لیکن الحمد للہ! آپ کے ماتحت عملہ نے عدالت میں کیس کی پیروی کی اور بعض لوگوں کی خواہش کے علی الرغم متبادل امتحان کا انعقاد بھی کیا اہل سنت و جماعت کی تنظیموں کو افراد تیار کرنے کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت استاذ العلماء مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ نے تنظیم المدارس کے حوالے سے اپنے فرض منصبی کو خوب نبھایا اس کے لئے وقت دیا اور اشد ضرورت کے بغیر اپنے نشین کو نہ چھوڑا حتیٰ کہ بعض پروگراموں میں اپنا نمائندہ بھیجے اور خود جامعہ میں تشریف رکھتے تاکہ باہر سے آنے والے علماء کرام کسی پریشانی کا شکار نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے اس جذباتیار کو پیش نظر رکھنے اور اپنے اپنے دائرہ کار میں اپنے فرض منصبی با حسن طریق پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

## عالم بیداری میں معراج اور دیدارِ الہی

تحریر: امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 علماء کرام و ائمہ دین نے اپنی تصانیف جلیلہ میں نبی کریم ﷺ کا شب معراج مبارک عرش عظیم تک تشریف لے جانا، بلکہ اس سے بھی زائد تصریحات جلیلہ کا ذکر کیا ہے اور یہ سب کی سب احادیث شریفہ ہیں۔

اگرچہ احادیث مرسل یا ایک اصطلاح پر مفصل ہیں اور حدیث مرسل و مفصل باب فضائل میں بالاجماع مقبول ہیں خصوصاً جب کہ ناقلین ثقہ و عادل ہیں۔

امام اجل سیدی محمد یوسفی قدس سرہ "قصیدہ بردہ شریف" میں فرماتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ:

"حضور ﷺ رات کے ایک تھوڑے سے حصے میں حرم مکہ معظمہ سے بیت الاقصیٰ کی طرف تشریف فرما ہوئے جیسے اندھیری رات میں چودھویں کا چاند چلے اور حضور ﷺ اس شب میں ترقی فرماتے رہے یہاں تک کہ قاب قوسین کی منزل پر پہنچے، جو نہ کسی نے پائی نہ کسی کو اس کی ہمت ہوئی۔

حضور ﷺ نے اپنی نسبت سے مقامات کو پست فرمادیا، جب حضور ﷺ رفع کے لیے مفرد علم کی طرح نداء فرمائے گئے، حضور ﷺ نے ہر ایسا فخر جمع فرمالیا جو قابل شرکت نہ تھا اور حضور ﷺ ہر اس مقام سے گزر گئے جس میں اوروں کا جہوم نہ تھا، یا یہ کہ حضور ﷺ نے سب فخر بلا شرکت جمع فرمائے اور حضور ﷺ تمام مقامات سے بے محرم گزر گئے یعنی عالم امکان میں جتنے مقام ہیں حضور ﷺ سب سے تھا گزر گئے کہ کسی دوسرے کو یہ امر نصیب نہ ہوا۔

علامہ علی قاری اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے یہاں تک حجاب طے فرمائے کہ حضرت عزت کی جناب میں قرب مطلق کامل کے سبب کسی ایسے کے لیے جو سبقت کی طرف دوڑے، کوئی نہایت نہ چھوڑی اور تمام عالم وجود میں کسی طالب بلندی کے لئے کوئی جگہ عروج و ترقی یا اٹھنے بیٹھنے کی باقی نہ رکھی۔

بلکہ حضور ﷺ عالم مکان سے تجاوز فرما کر مقام قاب قوسین او ادنیٰ تک پہنچے تو حضور



ﷺ کے رب نے حضور ﷺ کو وحی فرمائی۔

امام ہمام ابو عبد اللہ شرف الدین محمد قاسم قدس سرہ "ام القریٰ" میں فرماتے ہیں:

"حضور ﷺ کو قاب قوسین تک ترقی ہوئی اور یہ سرداری لازوال ہے یہ وہ مقامات ہیں کہ آرزوئیں ان سے ٹھک کر گر جاتی ہیں ان کے اس طرف کوئی مقام نہیں۔

امام ابن حجر مکی قدس سرہ اس کی شرح "افضل القریٰ" میں فرماتے ہیں:

"بعض ائمہ نے فرمایا شب اسراء دس معراجیں تھیں۔ "سات ساتوں آسمانوں میں، آٹھویں سدرۃ المنتہی، نویں مستوی اور دسویں عرش تک۔

سیدی علامہ عارف باللہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی نے "حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ" میں سے اسے نقل فرما کر مقرر رکھا کہ معراجیں دس ہیں، دسویں عرش و دیدار تک۔

نیز "شرح ہمزیہ" امام مکی میں ہے:

"جب سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوا دی گئی کہ صبح و شام ایک ایک مہینے کی راہ پر لے جاتی ہے، ہمارے نبی کریم ﷺ کو براق عطا ہوا کہ حضور ﷺ کو فرش سے عرش تک ایک لمحہ میں لے گیا اور اس میں ادنیٰ مسافت سات ہزار برس کی راہ ہے اور وہ جو مسافت عرش سے اوپر مستوی و رف تک ہے، اسے تو اللہ تعالیٰ ہی جانے۔"

نیز اسی "شرح ہمزیہ" امام مکی میں ہے:

جب کہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دولت کلام عطا ہوئی، ہمارے نبی کریم ﷺ کو ویسے ہی شب اسراء اور زیارت و قرب اور چشم سر سے دیدار الہی۔

اس کے علاوہ اور بھلا کہاں کوہ طور! جس پر موسیٰ علیہ السلام سے مناجات ہوئے اور کہاں مافوق العرش! جہاں ہمارے پیارے نبی ﷺ سے کلام ہوا اور حضور اکرم ﷺ نے اپنے جسم پاک کے ساتھ بیداری میں شب اسراء آسمانوں تک ترقی فرمائی، پھر سدرۃ المنتہی، پھر مقام مستوی، پھر عرش و رف اور دیدار تک۔

علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی خلوتی رحمۃ اللہ علیہ "تعلیقات افضل القریٰ" میں فرماتے ہیں:

"نبی کریم ﷺ کی معراج بیداری میں بدن و روح کے ساتھ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک ہوئی، پھر آسمانوں پھر سدرہ پھر مستوی پھر عرش و رف تک۔"

"فتوحات احمدیہ شرح الہمزیہ" میں ہے:-

حضور سید عالم ﷺ کی ترقی شب اسراء بیت المقدس سے ساتوں آسمان اور وہاں سے اس

مقام تک جہاں تک اللہ نے چاہا مگر راجح یہ ہے کہ عرش سے آگے تجاوز نہ فرمایا۔

اسی میں ہے کہ معراجیں شب اسراء دس ہوئیں سات آسمانوں میں، آٹھویں سدرہ، نویں مستوی اور دسویں عرش تک، مگر ادیان معراج کے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ عرش سے اوپر تجاوز نہ فرمایا۔

جب حضور اقدس ﷺ ساتوں آسمان سے گزرے، سدرہ حضور ﷺ کے سامنے بلندی مکی اس سے گزر کر مقام مستوی پر پہنچے پھر حضور ﷺ عالم نور میں ڈالے گئے وہاں ستر ہزار پردے نور کے طے فرمائے ہر پردے کی مسافت پانچ سو برس کی راہ کے برابر، پھر ایک سبز بچھونا حضور ﷺ کے لئے لٹکایا گیا، حضور ﷺ اس پر ترقی فرما کر عرش تک پہنچے اور عرش سے اوپر گزرنے فرمایا، وہاں اپنے رب سے "قلب قوسین او ادنیٰ" پایا۔

حضرت شیخ سلیمان نے عرش سے اوپر تجاوز نہ فرمانے کو ترجیح دی۔

امام ابن حجر مکی وغیرہ کی عبارات میں فوق العرش و لامکان کی تصریح ہے لامکان یقیناً فوق العرش ہے اور حقیقتاً دونوں قولوں میں کچھ اختلاف نہیں۔

عرش تک منجائے مکان ہے اس سے آگے لامکان ہے اور جسم نہ ہوگا مگر مکان، تو حضور اقدس ﷺ جسم مبارک سے منجائے عرش تک تشریف لے گئے اور روح اقدس نے وراء الوداء تک ترقی فرمائی، جسے ان کا رب جانے جو لے گیا اور پھر وہ جانیں جو تشریف لے گئے۔ اسی طرف کلام شیخ اکبر رضی اللہ عنہ میں اشارہ عنقریب آتا ہے کہ ان پاؤں سے سیر کا معنی عرش ہے تو سیر قدم عرش پر ختم ہوئی نہ اس لئے کہ سیر اقدس میں معاذ اللہ کوئی کمی رہی بلکہ اس لیے کہ تمام اماکن کا احاطہ فرمایا۔

اوپر کوئی مکان ہی نہیں جسے کہیں کہ قدم پاک وہاں پہنچا اور سیر قلب انور کی انتہاء قوسین۔

اگر کسی کو دوسرے گزرے کہ عرش سے دور کیا ہوگا کہ حضور ﷺ نے اس پر تجاوز فرمایا؟

تو امام اجل سیدی علی وقار رضی اللہ عنہ کا ارشاد سنیے جسے امام عبد الوہاب شمرانی نے کتاب "المواقیت والجواهر فی عقائد الاکابر" میں نقل فرمایا ہے:

"فرماتے ہیں کہ مردہ نہیں جسے عرش اور جو کچھ اس کے احاطہ میں ہے، افلاک و جنت اور



دورخ یکی چیز یوں محدود و مقید کر لیں بلکہ مردود ہے جس کی نگاہ اس تمام عالم کے پار گزر جائے وہاں اسے موجود عالم جل جلالہ کی عظمت کی قدر رکھ لے گی۔

امام علامہ احمد قسطلانی ”مواہب لدنیہ“ اور علامہ محمد زرقانی اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

”نبی کریم ﷺ کے خصائص سے ہے کہ حضور ﷺ نے اللہ کو اپنی آنکھوں سے بیداری میں دیکھا۔“

یہی مذہب رائج ہے اور اللہ نے حضور ﷺ سے اس بلند و بالا مقام میں کلام فرمایا جو تمام ممکنہ سے اعلیٰ تھا بے شک ابن عساکر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”شب اسراء میں مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اور اس میں دو کانوں، بلکہ اس سے کم فاصلہ رہ گیا۔“

اسی کتاب میں مزید ہے کہ علماء کو اختلاف ہوا کہ معراج ایک ہے یا دو۔

ایک معراج روح و بدن اقدس کے ساتھ بیداری میں اور ایک مرتبہ خواب میں یا بیداری میں روح و بدن اقدس کے ساتھ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک پھر خواب میں وہاں سے عرش تک، اور حق یہ کہ وہ ایک ہی اسراء ہے اور سارے قصے میں یعنی مسجد الحرام سے عرش اعلیٰ تک بیداری میں روح و بدن اطہر کے ساتھ ہے۔

جو علماء محدثین، فقہاء و متکلمین سب کا یہی مذہب ہے معراج میں دس ہوئی، دسویں عرش تک صحیح بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میرے ساتھ جبرائیل نے سدرۃ المنتہیٰ تک عروج کیا اور جب رب العزت نے ”دنسی“ فتدلی“ فرمایا تو فاصلہ دو کانوں بلکہ ان سے کم کا رہا، ”تدلی“ بالائے عرش تھی جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

علامہ شہاب خفاجی ”نسیم الریاض“ شرح شفاء امام قاضی عیاض“ میں فرماتے ہیں:

”حدیث معراج میں وارد ہوا کہ جب حضور اقدس ﷺ سدرۃ المنتہیٰ پہنچے جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام رف رف لے کر حاضر ہوئے وہ رف رف حضور ﷺ کو لے کر عرش تک اڑ گیا صحیح حدیثیں دلالت کرتی ہیں کہ حضور شب اسراء جنت میں تشریف لے گئے اور عرش تک پہنچے یا عالم کے اس کنارے تک کہ آگے لامکان ہے اور یہ سب بیداری میں مع جسم

مبارک تھا“

حضرت سیدی شیخ اکبر امام محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ ”فتوحات مکیہ“ باب ۳۶۲ میں فرماتے ہیں:

”کہ رسول اللہ ﷺ کا خلق عظیم قرآن تھا اور حضور ﷺ اسماء الہیہ کی خود خصلت رکھتے تھے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنی صفات مدح سے عرش پر استواء پیمان فرمایا تو اس نے اپنے حبیب ﷺ کو بھی اس صفت ”استوی علی العرش“ کے پر تو سے مدح و منقبت بخشی کہ عرش وہ اعلیٰ مقام ہے جس تک رسولوں کا اسراء منتہی ہوا اور اس سے ثابت ہے کہ رسول اللہ کا اسراء مع جسم مبارک تھا کہ اگر خواب ہوتا تو اسراء اور اس مقام استواء علی العرش تک پہنچنا مدح نہ ہوتا نہ گنوار اس پر انکار کرتے۔“

امام علامہ عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی ”کتاب المواقیت والجواهر“ میں حضرت موصوف سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا بطور مدح ارشاد فرماتا:

”یہاں تک کہ میں مستوی پر بلند ہوا۔“

اسی امر کی طرف اشارہ ہے کہ قدم جسم سے سیر کا متعلق عرش ہے۔

اس تمام کا خلاصہ یہ کہ حضور اقدس ﷺ کو معراج بیداری کے عالم میں اور جسم مبارک کے ساتھ ہوئی۔

آپ زمین سے آسمان تک اور پھر اس کے بعد جہاں تک اللہ تعالیٰ عز و جل نے چاہا، جسم مبارک کے ساتھ تشریف لے گئے ایمان کا امتحان تو واقعہ معراج پر ہے کہ اتنے تھوڑے سے وقفہ میں بیداری کے عالم میں جسم اطہر کے ساتھ عرش سے بھی آگے لامکان تک، بلکہ لامکان سے بھی بڑھ کر جہاں تک ان کے رب نے چاہا تشریف لے گئے۔

حضور ﷺ کی سیر کو تسلیم کرنا اور اس کی تصدیق کرنا ایمان کی علامت ہے یہ نسبت عالم اور روحانیت میں تحقیق شدہ ہے وہ زمانہ کی تنگ دامانی اور اطراف سے بالا ہے، بدرگان اہل کشف و شہود نے اسے صریحاً بیان فرمایا ہے جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا۔

ایمان کا تقاضا ہے کہ واقعہ معراج کی خبر سنتے ہی بلا توقف و تامل اس واقعہ کی حقیقت و کیفیت کو یقینی طور پر مان لیا جائے۔

اس میں ذرہ بھر تردد و غلبان نہیں ہونا چاہیے اس حقیقت کو عارفان حق اور بشریت کے



پردے سے بے نیاز بزرگان دین اچھی طرح جانتے ہیں کہ جہاں سچی محبت، پختہ یقین اور کامل ایمان ہوتا ہے وہاں تردد و تامل حائل نہیں ہوتے، یہاں تو سننا اور ایمان لانا ہوتا ہے۔

امام احمد ”مسند“ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

”میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا“

امام علامہ جلال الدین سیوطی ”خصائص الکبریٰ“ اور علامہ عبدالرؤف مناوی ”تیسیر شرح جامع مصنف“ میں فرماتے ہیں:

یہ حدیث سند صحیح ہے۔

ابن عساکر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دولت کلام بخشی اور مجھے اپنا دیدار عطا فرمایا۔ مجھ کو شفاعت کبریٰ وحض کوثر سے فضیلت بخشی۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

”مجھے میرے رب عزوجل نے فرمایا: میں نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی دوستی دی اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام فرمایا اور تمہیں اے محبوب! مولیٰ بخشا کہ بے پردہ و حجاب تم نے میرا جمال پاک دیکھا۔“

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صدرۃ المنتہی کا وصف بیان فرما رہے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضور نے اس کے پاس کیا دیکھا؟ فرمایا: مجھے اُس کے پاس دیدار ہوا۔

”ترمذی شریف“ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم بنو ہاشم اہل بیت رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہیں کہ بے شک محمد ﷺ نے اپنے رب کو دو بار دیکھا۔

ابن اسحاق عبداللہ بن ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا ہاں!

”جامع ترمذی“ ”معجم“ میں عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

نے فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا۔ عکرمہ ان کے شاگرد کہتے ہیں میں نے عرض کیا: ”کیا حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا! ہاں:

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے کلام رکھا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوستی اور حضرت محمد ﷺ کے لیے دیدار رکھا اور بے شک حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دو بار دیکھا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: ”حدیث حسن ہے“

امام نسائی اور امام خزیمہ دحاکم و بیہقی کی روایت میں ہے کیا حضرت ابراہیم کے لیے دوستی اور حضرت موسیٰ کے لیے کلام اور حضرت محمد ﷺ کے لیے دیدار ہونے میں تمہیں کچھ حیرت ہے؟ حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے امام قسطلانی و زرقانی نے فرمایا اس کی سند جید ہے

”طبرانی“ (معجم اوسط) میں روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے:

”بے شک حضرت محمد ﷺ نے دو بار اپنے رب کو دیکھا ایک بار اس آنکھ سے اور ایک بار دل کی آنکھ سے۔“

امام سیوطی و امام قسطلانی و علامہ شافعی و علامہ زرقانی فرماتے ہیں:

”اس حدیث کی سند صحیح ہے“

امام الانعم بن خزیمہ و امام بزار حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں:

”بے شک حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔“

امام احمد قسطلانی و عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں: ”اس کی سند قوی ہے“

محمد بن اسحاق کی حدیث میں ہے کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

”کیا محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا: ہاں!“

”مصنف عبدالرزاق“ میں ہے کہ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ قسم کھا کر فرمایا کرتے:

”بے شک حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا۔“

اسی طرح امام ابن خزیمہ حضرت عروہ بن زبیر جو کہ حضور اقدس ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی کے بیٹے اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں، راوی ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کو شب معراج میں دیدار الہی ہونا مانتے اور ان پر اس کا انکار سخت گراں گزرتا۔

یونہی کعب احبار، عالم کتب سابقہ، امام ابن شہاب زہری قرشی، امام مجاہد مخزومی کی، امام عکرمہ



بن عبد اللہ مدنی ہاشمی، امام عطاء بن رباح قریشی مکی اور استاد امام ابو حنیفہ و امام مسلم بن صبیح الوافعی وغیرہ ہم جمع تلاۃ عالم قرآن حرم الامہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی مذہب ہے امام خلال "کتاب السنۃ" میں اسحاق بن مروزی سے راوی ہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ روایت (دیدار) کو ثابت مانتے ہیں اور اس کی دلیل میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

میں نے اپنے رب کو دیکھا، نقاش اپنی تفسیر میں اس امام سند الامام رحمۃ اللہ علیہ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

"میں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کا معتقد ہوں۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے رب کو اسی آنکھ سے دیکھا..... دیکھا..... دیکھا..... دیکھا..... دیکھا..... یہاں تک فرماتے رہے کہ سانس ٹوٹ گئی۔"

امام ابن الخطیب مصری "مواہب شریف" میں فرماتے ہیں:

"امام معمر بن راشد مصری اور ان کے سوا اور علماء نے اس پر جزم کیا اور یہی مذہب امام اہل سنت امام ابوالحسن اشعری اور ان کے غالب پیروؤں کا ہے۔"

علامہ خفاجی "تسیم الریاض شرح شفاۃ امام قاضی عیاض" میں فرماتے ہیں:

"مذہب اصح و راجح یہی ہے کہ نبی ﷺ نے شبِ اِسرائ اپنے رب کو چشمِ سر دیکھا جیسا کہ جمہور صحابہ کرام کا مذہب ہے۔"

امام نووی "شرح صحیح مسلم" میں پھر علامہ محمد بن عبدالباقی "شرح مواہب" میں فرماتے ہیں:

"جمہور علماء کے نزدیک راجح یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شبِ معراج اپنے رب کو انہیں آنکھوں سے دیکھا۔"

اگر ائمہ متاخرین کے اقوال کو الگ الگ نقل کیا جائے تو ایک دفتر درکار ہے یہاں ائمہ

متاخرین کے جدا جدا اقوال کی حاجت نہیں کہ وہ حد شار سے خارج ہیں۔

تمام کا خلاصہ یہ کہ حضور اقدس ﷺ نے شبِ معراج میں اپنے سر کی آنکھوں سے عالم

بیداری میں اپنے رب عزوجل کا دیدار فرمایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

## چاروں نبی کے یار ہیں فخر کبار ہیں (۲ خری قسط)

تحریر: سید صابر حسین شاہ بخاری

حضرت مولانا محمد غازی گولڑوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۵۸ھ / ۱۹۳۹ء) ایک وہابی کارڈ کرتے ہوئے فرماتے ہیں! "ایسا ہی اللہ جل شانہ، محمد، چار یار، حاجی گنج المحرر فرید کہنے والوں کو مشرک قرار دیتے ہیں ہمارے قیاس میں مطلب اس کلام کا یہ ہے کہ اللہ جل شانہ واحد ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ سچے پیغمبر ہیں اور خلفاء اربعہ کی خلافت برحق ہے اور یہ بزرگ یعنی بابا صاحب رضی اللہ عنہ خدا کا مقبول بندہ ہے، حاصل یہ ہوا کہ ہم دہری، مشرک، کافر، رافضی، خارجی، وہابی نہیں ہم سچے سنی مسلمان ہیں جیسا کہ یہ مقبول بندہ تھا پس ہمارا مذہب اسی بزرگ کا مذہب ہے، علیحدہ مذہب نہیں، کوئی شخص تو حید اور رسالت کے اقرار کرنے سے مشرک کافر کیسے کہا جاسکتا ہے؟

(عالمہ بردوسالہ مطبوعہ راولپنڈی ۱۹۶۶ء ص ۱۳)

اسی تناظر میں شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۰۱ھ / ۱۹۸۱ء) فرماتے ہیں! "ہاوا صاحب رضی اللہ عنہ کے دروازہ کو بہشتی دروازہ کہتا اس سے گزرنے والوں کو بہشتی یقین کرنا برحق ہے کیونکہ وہاں سے گزرنے والوں کے الفاظ یہ ہوتے ہیں اللہ محمد چار یار حاجی خواجہ قطب فرید جن سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان، اس کے رسول محمد ﷺ پر ایمان، رسول اللہ ﷺ کے چار یاروں پر ایمان اور اولیاء کرام پر ایمان کا اقرار کرتے ہوئے گزرتے ہیں۔ پھر بہشت کے حصول کی خاطر اور دوزخ سے محفوظ رہنے کی غرض ہے وہاں حاضری دینا آخرت اور اس کی سزا جزاء پر بھی اظہار ایمان ہوتا ہے۔ یہ تمام ارکان ایمان ان لوگوں میں موجود ہوتے ہیں تو یقیناً بہشتی ہیں۔"

(انوار قریہ مطبوعہ لاہور ۲۰۰۲ء ص ۱۷۲ تالیف مولانا قاری غلام احمد سیالوی)

حضرت مولانا محمد غازی گولڑوی علیہ الرحمہ اور حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی علیہ الرحمہ نے مندرجہ بالا عبارات میں اہل سنت کے عقیدہ کی کیسی خوبصورت وضاحت فرمائی ہے کہ چار یار سے مراد خلفائے اربعہ کی خلافت برحق اور چار یاروں پر ایمان کا اقرار اور عالمہ بردوسالہ پر حضرت قبلہ پیر محمد علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء) کی تصدیق نے تو سونے پر سہاگے کا کام کیا ہے۔



اہل سنت کی تقریبات میں "حق چار یار" کے نعرہ پر اعتراض کرنے والوں کو حضرت مولانا محمد غازی گولڑوی علیہ الرحمہ حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی علیہ الرحمہ کی وضاحت اور قبیلہ پیر سید مر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ کی تصدیق کا ضرور خیال کرنا چاہیے۔

حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) کی خدمت میں ایک استفتاء اور آپ کی طرف سے اس کا بصیرت افروز جواب موقع محل کی مناسبت کے پیش کیا جاتا ہے۔

**سوال:** عمرو اگر ایک روٹی کے چار ٹکڑے کرے اور اعتقاد اس سے یہ رکھتا ہے کہ صحابہ کرام چہار کا مرتبہ ہر ایک کا برابر ہے زید کہتا ہے کہ اس کا ثبوت نہیں ہے، آیا اگر یہ فعل عمرو کرے تو جائز ہے یا نہیں اور یہ فعل کرنے سے رافضی لوگ وہ روٹی نہیں کھاتے اور مراد یہ لیتے ہیں کہ ایک روٹی کے چار ٹکڑے سے اہل سنت لوگ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مرتبہ برابر سمجھتے ہیں اس وجہ سے رافضی لوگ وہ روٹی نہیں کھاتے تو عقیدہ عمرو اگر یہ دیکھ کر ایک روٹی کے چار ٹکڑے کرے تو جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** بحفاظ اللہ رافضی ایک وہم پرست قوم ہے ولہذا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو "نساء هذه الامة" فرمایا بلکہ ان کی وہم پرستی جاہلہ عورتوں سے بھی کہیں زائد ہے عدد چار کی صرف اس لیے دشمنی کہ اہل سنت چار خلفائے کرام کو مانتے ہیں کیسی گندی جہالت ہے۔ آسمانی کتابیں بھی چار ہیں، قرآن عظیم، تورات، انجیل، زبور اگلے مرسلین اولوالعزم بھی چار ہیں۔ نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ و محمد و حیدر و بتول و حسین و شہید و عابد و مجاہد و باقر و صادق و موسیٰ و کاظم، جواد و محمدی وائمہ سب میں چار چار حرف ہیں تو ان سب سے نفرت کریں اور کرتے ہی ہیں اگرچہ بظاہر نام دوستی لیتے ہیں مگر تہیہ و متعہ شیعہ کے چار چار حرفوں کا کیا علاج ہوگا سوا چار حرف کے اگر کہیں تو شیعہ میں تائید کی علامت زائد ہے حرف اصلی تین ہی ہیں اور شمران کا بڑا محبوب ہونا چاہیے کہ خالص تین ہے۔ طرفہ یہ کہ وہ چار خلفاء میں سے تین کے دشمن ہیں اور تین روٹیاں کھانا یا ایک روٹی کے تین ٹکڑے کرنا ناپسند نہیں رکھتے، جہاں ان تین میں چوتھا شامل ہوا اور نفرت آئی تو یہ نفرت تین سے نہ ہوئی بلکہ چوتھے سے کہ خاص مذہب تابعیوں کا ہے اس کی نظیر ان ادہام پرستوں کی دس کے عدد سے عداوت ہے کہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عدد ہے اور نو کے عدد سے محبت رکھتے ہیں حالانکہ وہ ان دس میں نو کے دشمن ہیں۔ علامہ علی قاری شرح

فقہ اکبر میں لکھتے ہیں:

"من اجهل ممن يكثره التكلم بلفظ بعشرة او فعل شئ يكون عشرة لكونهم يفضون العشرة المشهود لهم بالجنة ويستثنون عليا والعجب انهم يوالون لفظ التسعة وهم يفضون التسعة من العشرة بالجمله"۔

کسی عدد خاص سے اس وجہ سے نفرت کہ اس کا ایک معدود اپنا مبغوض ہے یا اس لیے محبت کہ اپنا محبوب ہے وہی بلکہ مجنون کا کام مثلاً روافض کو تین سے محبت ہے تو خلفائے ثلاثہ تین ہیں، عمرو غنی و غوث و قطب کے حروف تین ہیں، تین سے عداوت ہے تو بتول زہرا کے اپنائے ثلاثہ تین ہیں، الدو نبی و علی و حسن و رضا کے حرف تین ہیں پانچ سے اگر محبت ہے تو فاروق و عثمان و شعیب و عتیم و اصحاب میں پانچ پانچ حرف ہیں اور عداوت ہے تو بنی تین پانچ ہے مصطفیٰ و مرتضیٰ و فاطمہ و مجتبیٰ و حسین کے حرف پانچ ہیں یا ان کے طور پر پوچھئے کیا تم پانچ کے دشمن ہو تو تعزیر، تابوت، جریدہ، مرثیہ، کربلا، روافض سب سے عداوت کرو اور دوست ہو تو شیطان نمرود، شداد، فرعون، ہامان، ابلیس سب کے دوست بنو۔ سنی کو ان ادہام پرستوں کی ریس نہ چاہیے ایک روٹی کے تین، چار، پانچ، نو جتنے ٹکڑے کریں جائز ہے وہ خیال جہالت ہے ہاں اگر رافضیوں کے سامنے ان کے چڑانے کو چار کریں تو یہ نیت محمود ہے گمراہ کی مخالفت کا اظہار ایسا امر ہے جس کے باعث فعل مفعول افضل ہو جاتا ہے یہاں تو سب ٹکڑے مساوی تھے تو ان کے سامنے ان کی مخالفت کے اظہار کو چار ٹکڑے کرنا بدرجہ اولیٰ افضل ہوگا موزوں کے مسح سے پاؤں دھونا افضل ہے مگر رافضی خارجی کے سامنے ان کے غیظ دلانے کو مسح موزہ بہتر ہے نہر سے وضو افضل ہے مگر معتزلی کے سامنے اس کے مخالفت جتانے کو حوض سے وضو احسن ہے "کما فی فتاویٰ القدیر وبعناہ فی فتا و لنا" سوال میں چاروں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مرتبہ برابر کھایا خلاف عقیدہ اہل سنت ہے۔ اہل سنت کے نزدیک صدیق اکبر کا مرتبہ سب سے زائد ہے پھر فاروق اعظم پھر مذہب منصور میں عثمان غنی پھر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین جو چاروں کو برابر جانے وہ بھی سنی



نہیں ہاں یہ معطلے لے کر چاروں کا ماننا فرض ہے۔ اس بات میں برابری ہے تو حرج نہیں جیسے ”لا نفرق بین احد من رسلہ“ ہم اس کے رسولوں میں فرق نہیں کرتے کہ ایک کو مانیں ایک کو نہ مانیں بلکہ سب کو ماننے ہیں اور فرماتا ہے ”تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض“ ان رسولوں میں ہم نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ افریقہ ص ۱۶۳ تا ۱۶۴ مطبوعہ کراچی ۱۹۸۱ء)

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے ایک مختصر سوال کے جواب میں کیا ہے مثال جواب رقم فرمایا ہے دریا کو کوزے میں بند فرمایا ہے رافضیوں کے سامنے ان کو چڑانے کو روٹی کے چار ٹکڑے کریں تو یہ نیت محمود ہے، مگر اہل مخالفت کا اظہار ایسا امر ہے جس کے باعث فعل مفعول افضل ہو جاتا ہے۔ تو اگر خارجیوں، ناصبیوں کے چڑانے اور ان کا رد کرنے کے لیے ہم اپنی تقریبات میں حق چار یا رکاع نعرہ بلند کریں تو کیا یہ نیت محمود نہیں؟ اگر ان کی مخالفت کے اظہار کو چار ٹکڑے کرنا بدرجہ اولیٰ افضل ہوگا تو کیا اجتماعات میں حق چار یا رکاع نعرہ لگانا بدرجہ اولیٰ افضل نہ ہوگا؟ اہل سنت کی تقریبات میں جو بھی نعرہ لگایا جاتا ہے اس کا کوئی نہ کوئی پس منظر ضرور ہوتا ہے اور ہر نعرہ سے عقیدہ کی وضاحت بھی ہوتی ہے جب ہم نعرہ بگیر لگاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا برملا اعلان کر کے ان لوگوں کا رد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کے منکر ہیں اور اسی نعرہ سے شرک کا قلع قح بھی کیا جاتا ہے۔

نعرہ رسالت کے جواب میں ”یا رسول اللہ“ کہہ کر ہم اپنے پیارے نبی حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت کے خاتمیت اور حیات کا اظہار کر کے ان لوگوں کا رد کرتے ہیں جو آپ کے بعد کسی ظلی یا پردازی نبی کے قائل ہیں یا جو آپ کے حیات کے منکر ہیں اسی طرح نعرہ تحقیق کے جواب میں ”حق چار یار“ کہہ کر ان لوگوں کا رد کرتے ہیں جو ان چاروں صحابہ کرام میں سے کسی ایک پر بھی انگلی اٹھاتے ہیں ”حق چار یار“ سے نہ صرف رافضیوں بلکہ خارجیوں کا بھی اور ناصبیوں کا بھی رد ہو جاتا ہے۔ البتہ نعرہ حیدری سے صرف خارجیوں کا رد ہو سکتا ہے۔

صاحبزادہ عزیز احمد علیہ الرحمہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

”چاروں خلفائے راشدین کے ناموں کی ابتداء میں ”ع“ آتا ہے حضرت ابو بکر صدیق

رضی اللہ عنہ کا اصل نام ”عبداللہ“ ہے جس کی ابتداء میں حرف ”ع“ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پہلا حرف ”ع“ ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا پہلا حرف ”ع“ ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا پہلا حرف ”ع“ ہے۔ یہ سب عین ہیں حق ہیں اور درست ہیں ان سب میں عینیت ہے کوئی ”غ“ اور غیر نہیں ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: نخبہ القرون قرونی اس سے مراد خلفائے اربعہ راشدہ ہیں خلفائے راشدین کے ناموں کے آخری حرف کو لیں تو ”قرونی“ بنتا ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آخری حرف ”ق“ ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آخری حرف ”ر“ ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا آخری حرف ”ن“ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا آخری حرف ”ی“ ہے۔

تو (ق۔ ر۔ ن۔ ی) قرنی بنتا ہے گویا یہ اشارہ ہے کہ ان حروف میں جو ترتیب ہے خلافت کے اندر بھی یہی ترتیب ہوگی۔ (ماہنامہ کاروان قمر کراچی جون جولائی ۲۰۱۰ء ص ۵۳)

اہل لطائف نے یہ بھی لکھا ہے کہ حروف تہجی ”الف“ سے شروع ہوتے ہیں اور ”ی“ پر ختم ہو جاتے ہیں اسی طرح خلافت بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ کے الف سے شروع ہوئی اور علی رضی اللہ عنہ کی ”ی“ پر ختم ہوگی۔

(سلطان الوعظین، مولانا ابوالنور محمد بشیر کوٹلی: خطبات اول مطبوعہ لاہور ص ۳۲۹)

ملک شیر باز کھلان نے علم الاعداد کی روشنی میں خلفائے راشدین کی عظمت کو اس طرح پیش کیا ہے:

”چاروں صحابہ کرام کے اعداد کا مجموعہ ۱۳۱۲ ہے اور مفرد عدد سے ہے ۱۳۱۲ کے اعداد میں محمد ﷺ کے اعداد ۹۲ شامل کرنے سے ۱۴۰۴ کا عدد حاصل ہوا۔ اب یہ عدد چاروں صحابہ کرام پر تقسیم کر دیں ۱۴۰۴/۳۵۱ = اس طرح ہر ایک کے حصہ میں ایک قرآن کا عدد آیا یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ یہ چاروں صحابہ کرام قرآن پاک کے چار ستون ہیں اور ان کے کاندھوں پر اسلام کی عظیم الشان عمارت کھڑی ہے۔ ہر ستون اپنی جگہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔ ۱۴۰۴ کا



مغرب ہٹانے سے ۱۳۳۲ کا عدد باقی رہا۔ یہ دو جدولوں کا عدد ہے اور ۱۳۳۲ کا دگنا محرم کا عدد ۲۸۸ ہے لہذا یہ سب علم الاعداد کی رو سے شہادت کے رتبہ جلیلہ پر فائز ہیں۔ اللہ۔ محمد۔ علی۔ فاطمہ۔ حسن۔ حسین۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ سب کے اعداد ۱۹۶۱ ہیں اور مجموعہ اعداد ۱+۶+۹+۱=۱۷ ہے یہ مسلم کا عدد ہے یہ مسجد کا عدد ہے یہ رکوع کا عدد ہے یہ اصولہ کا عدد ہے اور ۱۷×۱۷=۲۸۹ (اللہ اکبر) تکبیر کا عدد ہے۔ لہذا ہیں کرنیں ایک ہی شعل کی ہمارے لیے یہ مبارک ہستیاں اندھیرے میں اجالا کرتی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اعداد ۲۳۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اعداد ۳۱۰ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ۶۶۱ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اعداد ۱۱۰ ہیں چاروں صحابہ کرام کے اعداد ۱۳۱۲ ہیں ۱۳۱۲ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اعداد شامل کرنے سے حاصل جمع ۲۰۹۸ کا عدد بنتا۔ یہ عدد اقراء باسم ربك الذی خلق کے اعداد کے برابر ہے۔ صحابہ کرام کی تفصیلات سے نا آشنا حضرات غور فرمائیں۔

(نظر یہ پاکستان علم الاعداد کی روشنی میں مطبوعہ راولپنڈی ۱۹۸۷ء ص ۳۹۳ تا ۳۹۴)۔  
نعم ظریفی اور ظلم کی انتہا ہے کہ بعض وہ لوگ ”حق چار یار“ کے نعرہ کے خلاف صف آر ہوئے ہیں جو اپنے آپ کو سنی کہتے ہوئے نہیں تھکتے ایسے لوگوں کے بارے میں حضرت سید ابوالحسن اہل ہادی مار ہروی علیہ الرحمہ (م ۱۳۳۲ھ/ ۱۹۰۶ء) کا فیصلہ ملاحظہ فرمائیے:

”اور جب ایسا ہونا محال و ناممکن الوقوع ہے تو تمام فرائض سے اہم و اول فرض یہ کہ ہر مسلمان کے عقیدے، مذہب، مہذب اہل سنت و جماعت کے مطابق ہوں کہ حق انہی میں منحصر ہے اور تمام اولیائے کرام، اکمل الاولیاء سیدنا صدیق اکبر اور امام الاولیاء سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے لے کر اس وقت تک اور اس وقت سے لیکر حضرت امام مہدی بلکہ ان کے بعد کے اور تک اسی مذہب پر ثابت قدم رہے اور اسی پر گامزن رہیں گے اور کیوں نہ ہو جبکہ حدیث شریف میں فرمایا کہ ”جس نے جماعت مسلمین کو ایک بالشت بھر چھوڑا اس نے اسلام کا طوق اپنی گردن سے اتار دیا“۔ بے ادب بے نصیب ہیں جو اپنی نفسانی خواہشات کے باعث جماعت اہل سنت سے خلاف کرتے ہیں اور پھر لطف یہ ہے کہ اپنی نادانی سے دم سنیت کا لہرتے ہیں اور طرفہ تماشایہ ہے کہ اپنے معاون اور حاشیہ برداروں پر یہ واضح کرتے ہیں کہ اولیائے کرام اور مشائخ عظام کی راہ و روش وہی ہے جس پر ہم ہیں۔ مسلمان یاد رکھیں کہ ان کی کتابوں، کتابوں کے دیباچوں اور تقریروں میں جو مواد مضامین، علمائے اہل سنت کی

موافقت میں ملتے ہیں وہ سب تقیہ اور زمانہ سازی پر محمول ہیں، اس لیے کہ ان کی خلوتوں اور تنہائیوں میں جو کچھ ہوتا ہے وہ ان کے ان دعوؤں کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔ کہنا چاہیے کہ ان کا طور طریق، بالکل منافقوں جیسا ہے جو آغاز اسلام میں رہا۔ اور ہم (بناگ دہلی) عزت و جلال خداوندی کی قسم سے (مؤکد) کہتے ہیں کہ ہم ہمارے مشائخ (طریقہ) اور تمام اولیائے کرام ظاہر و باطن میں، خلوت، جلوت (گوشہ تنہائی اور انجمن آرائی) میں مذہب اہل سنت و جماعت پر رہے ہیں اسی پر قائم ہیں اور اسی پر (ان شاء اللہ تعالیٰ) ثابت قدم رہیں، اسی پر زندہ رہے ہیں اسی پر وفات پائیں گے اور اسی پر بروز حشر اٹھائے جائیں گے اگر کوئی شخص ہماری اور ان کی نسبت اس کے برخلاف کہتا ہے وہ کذاب و مفتری ہے (کہ جمہور بولتا اور تہمت لگاتا ہے) ہم اور ہمارے مشائخ اور تمام اولیائے الہی دنیا و آخرت میں اس سے اور اس کے اس افتراء سے بے زار، بے زار اور ہزار بار بے زار ہیں جو موجود ہیں و غیر موجودین تک یہ بات پہنچادیں۔

(سراج العارف فی الوصایا العارف ترجمہ ”نور علی نور“ مترجم: مفتی محمد ظلیل خان برکاتی مطبوعہ لاہور ص ۲۲) بد قسمتی سے اہل سنت کے اس باغی طائفہ کی کاروائیاں عوام اہل سنت کے اندر جاری ہیں۔ سادہ لوح عوام اہل سنت کے عقائد و نظریات کے تحفظ کے لیے علماء اہل سنت جہاد بالقلم میں مصروف ہیں۔

حضرت سید شاہ برکت اللہ مار ہروی علیہ الرحمہ (م ۱۱۳۲ھ/ ۱۷۲۹ء) کی دعا ملاحظہ فرمائیے جس میں ”چار یاروں“ کی دوستی کو کس انداز میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا ہے:

”اے اللہ! اپنے محبوب محمد ﷺ کے طفیل جو چاروں مقامات یعنی شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کے ہادی ہیں میرے قلب کی اپنی طرف رہنمائی فرما۔ اے میرے خدا لفظ محمد کے چاروں حروف کی قبولیت کے طفیل اپنی راہ میرے دل پر ظاہر فرما، اے میرے رب! محمد ﷺ کے چاروں یاران کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی دوستی کے صدقے میں میری جان کو اپنے غم سے آشنا کر دے، اے میرے خدا! کعبہ شریف کے چاروں ستون کے ناموں کے صدقے میری جان کو اپنا غم عطا فرما، تیری ذات ہے کہ جس نے انسان کے بدن میں چار دروازے کان، منہ، آنکھ اور ناک کشادہ کیے تو وہ ہے جس نے اپنے نیک بندوں کے لیے جنت میں چار نہریں جاری کیں، اے اللہ! تو اپنے کو مجھے عطا فرما دے اور مجھے اپنا بنالے اس خودی کو بے خودی میں تبدیل کر دے اور اس بے خودی کو اپنی



خودی سے بدل دے ہم حاضر ہونے کے باوجود غائب ہیں اور تو غائب ہونے کے باوجود حاضر ہے اپنے اس غائب کو ہماری حاضری پر ظاہر کر دے اور اپنی حاضری سے ہمارے غیب ہونے کو جلوہ عطا فرما دے۔ (چهار انواع: مطبوعہ کراچی مترجم ڈاکٹر سید محمد امین، شریف احمد خان ۱۹۸۸ء ص ۳۹)

راقم کے والد ماجد حضرت سید مسکین شاہ بخاری رحمۃ اللہ الباری (م ۲۰۰۵ء/ ۱۴۲۶ھ) بھی ہر جمعرات کو فاتحہ دلاتے وقت اہل بیت اطہار کے ساتھ چار یار کبار کے نام بھی ضرور لیتے تھے۔ مولانا غلام دہلوی قسوری علیہ الرحمہ کے برادر مولانا عمر بخش صاحب علیہ الرحمہ کے ایک شعر پر اختتام کیا جاتا ہے جو آپ اکثر پڑھتے تھے:

حق ہے یہی خلیفہ حق چار یار ہیں  
چاروں نبی کے یار ہیں فخر کبار ہیں  
(بلیل)

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

﴿بقیہ..... دینی تعلیم اور ہمارے حکمران﴾

یہ سب بے اعتنائی کا نتیجہ ہے جو حکومت دینی اداروں سے کر رہی ہیں حکومت و خدام اعلیٰ کو سوچنا ہوگا جب کسی عربی کو عجی پر فضیلت حاصل نہیں تو ملک پاکستان کے نو نہال و اساتذہ کرام جن کا تعلق دینی مدارس کے ساتھ ہے ان کے ساتھ یہ امتیازی سلوک کیوں ہو رہا ہے؟ جب نظام تعلیم ایک نہیں تو نئی نسل کی سوچ و نظریات ایک کیسے ہو سکتے ہیں جب نظریہ اور سوچ متحد نہیں تو وہ قوم کیسے ترقی کر سکتی ہے جس کا ایک گروہ مغربی تہذیب کا دلدادہ ہو اور دوسرا اسلامی تہذیب کا، مستقبل میں پاکستانی نوجوان نسل کیسا نظریات رکھنے والی نسل میں بٹ جائے گی؟ ہمیں، آپ کو، حکومتی ارکان سب کو اس بارے میں سوچنا ہوگا۔

بتان رنگ و بو کو چھوڑ کر ملت میں گم ہو جا  
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆

## دینی تعلیم اور ہمارے حکمران

ڈاکٹر فوزیہ فیاض، پرنسپل جامعہ النور، لاہور  
ہمارے حکمرانوں کو دینی تعلیم و تدریس سے مطلقاً کوئی دلچسپی نہیں ہے پچھلے دنوں highr education commition ”ہائیر ایجوکیشن کمیشن“ کو تحلیل کرنے کی بات چلی تو ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے دانش وروں کا رد عمل سامنے آیا بہت اچھی بات ہے کہ ہمارے معاشرے میں تعلیمی ترقی کے بارے میں فکر پائی جاتی ہے لیکن قارئین کی توجہ آج بھی مختصر ہے اس تعلیمی سانحہ کی جو ہائیر ایجوکیشن کمیشن کی صوبوں کو منتقلی سے بھی زیادہ حساس ہے اور وہ مسئلہ ہے۔

دینی تعلیم پر حکومت کی بے توجہی

ہمارے ملکی سالانہ بجٹ میں ایک روپیہ بھی دینی تعلیم کی ترقی و ترویج پر نہیں لگایا جاتا دینی مدارس کو حکومت کی طرف سے کسی قسم کا کوئی فنڈ اور نہ ہی بلوں وغیرہ پر کسی قسم کی کوئی چھوٹ دی جاتی ہے۔

دینی مدارس کے علماء و فضلاء نیز خواتین عالمات و فاضلات اساتذہ کرام کے لیے کسی قسم کی حکومتی مراعات موجود نہیں۔

پاکستان کے ہر شعبہ میں درس نظامی کی ڈگری کے حامل علماء و عالمات کے لیے کوئی ترجیحی موقعہ نہیں ہے (جواب وغیرہ کے لیے) سکول و کالجز میں پوزیشن ہولڈرز طلباء و طالبات کو تو حکومتی انعامات، وظیفہ عشا ئیے اور مزید تعلیمی سہولتیں دی جاتی ہیں مگر دینی تعلیم کے پوزیشن ہولڈرز کی نگاہیں حکومتی آشیر باد“ کی منتظر ہی رہتی ہیں۔

پنجاب حکومت تعلیم دوست ہے مگر کن کے لیے؟ غور کیجئے!!

4286 ہائی سکولوں کے لیے --- 5 ارب روپے

515 مڈل سکولوں کے لیے --- 450 ملین روپے۔

15 دانش سکولوں کے لیے --- 3 ارب روپے گرانٹ مقرر کی گئی۔

نیز اساتذہ کرام کی حوصلہ افزائی کے لئے 163 ملین روپے مقرر کیے گئے اس کے علاوہ



پنجاب حکومت کی طرف سے دانش سکولوں کا قیام ضلعی و صوبائی سطح پر تقریری مقابلہ جات اور طلباء و طالبات کی حوصلہ افزائی لیکن میں سوچتی ہوں!!

بلاشبہ یہ اقدام اچھے ہیں مگر کیا ہم نے ان پاکستانی بچوں کے بارے میں کبھی سوچا ہے؟ جو دینی اداروں میں شب و روز قرآن و حدیث کا نور اپنے سینوں میں اتار رہے ہیں جو قرآن و حدیث کی کتابوں کو سینے سے لگائے سنت رسول ﷺ چہرے پر سجائے اپنی زندگیوں کے قیمتی سال حصول تعلیم کے لیے وقف کئے ہوئے ہیں۔

کیا ان اساتذہ کرام و معلمات کے بارے میں کبھی سوچا ہے جو حکومتی قیام عارفانہ سے بے نیاز کسی پنشن اور الائنس کے لالچ کے بغیر کتنی جانفشانی سے اس تعلیم کی تدریس میں مشغول ہیں جس تعلیم کے حامل انبیاء کرام تھے بے شک رسول عربی کا منصب۔ يعلمہم الکتاب والحکمة ہے جس کے جانشین ہی وارثان منبر و محراب ہیں۔

وہ احادیث جو تعلیم و علماء کی فضیلت و عظمت پر دال ہیں اس تعلیم کا اطلاق کس علم پر ہے؟ کیا انبیائے کرام محض سائنسٹ و ٹکنالوجسٹ تھے؟ کیا انسان کی عظمت محض جدید علوم کی محتاج ہے؟ قرآن پاک فرماتا ہے: اَنْ اُخْرِجَ مِنْكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتَّعٰكُمْ۔

تقویٰ اور پرہیزگاری فضیلت آدم کے لیے شرط ہے لیکن افسوس آج لوگوں نے محض سائنس و ٹکنالوجی کو ہی ترقی کا معیار سمجھ لیا یہ سچ ہے کہ اسلام تعلیم حاصل کرنے پر زور دیتا ہے کسی نافع علم کے حصول کو منع نہیں کرتا۔

ہمارے اسلاف نے بے شک ان تمام جدید علوم کی بنیاد آج سے کئی صدیاں پہلے رکھ دی تھی جن پر آج یورپی اقوام کی ترقی کی بنیادیں قائم ہیں آج بھی یورپ میں ابن سینا، کندی، فارابی، اور غزالی جیسے مسلمان سکالرز کی تصانیف پڑھائی جاتی ہیں لیکن یہ سکالرز محض جدید علوم کے حامل نہ تھے بلکہ قرآن و حدیث ان کا مرکز تھا اس مرکز پر رہتے ہوئے انہوں نے جدید علوم کی جانب توجہ کی آج کے دور میں انسان اپنے مرکز سے ہٹ کر جدید علوم کو ہی ترقی و کامیابی کا راز جان بیٹھا ہے حالانکہ دنیا و آخرت میں کامیابی تو قرآن و حدیث و دیگر دینی علوم کی مرہون منت ہے ہاں جدید دور کے تقاضوں کے پیش نظر جدید علوم سائنس و کمپیوٹر و فنی تعلیم وغیرہ حاصل کرنا کوئی گناہ نہیں۔

حکومتی ارکان کا دینی اداروں کے ساتھ سوتیلی اولاد جیسا سلوک میری سمجھ میں نہیں آتا آج

حکومت کی بے اعتنائی نے پاکستانی بچوں کو دو گروہوں میں بانٹ دیا ہے

سکول کا طالب علم اور مدرسہ کا طالب علم

آج دانش سکولوں کے قیام پر تو کروڑوں روپے صرف ہو رہے ہیں لیکن کوئی دانش مدرسہ کیوں نہ کھولا گیا؟

دانش سکولوں میں کمپیوٹر، سائنس لیبارٹریز، جدید فرنیچر، لائبریریز، اور ریسرچ سنٹر کی سہولتیں مہیا کی جارہی ہیں۔

کیا ان سہولتوں کی ہماری دینی اداروں کو ضرورت نہیں کیا دینی اداروں کے طالب علم و طالبات اس پاکستان کے ٹونہال نہیں ہے؟

ہارنے والی کرکٹ ٹیم کی حوصلہ افزائی کے لیے صوبائی حکومت سے فی کس 5 لاکھ اور وزیر اعظم کی جانب سے 10 لاکھ مل رہا ہے اور جیتنے والے دینی مدارس کے پوزیشن ہولڈرز طلباء و طالبات کے لیے ایک کلمہ خیر بھی نہیں کیا ہارنے والے کھلاڑی اور 16 سال محنت شاقہ کرنے کے بعد ”درس نظامی“ کے حامل طالب علم و طالبہ کے لیے 16 روپے بھی حکومت کے پاس نہیں؟ سکول و کالج کے اساتذہ کے لیے 163 ملین روپے اور علماء کرام و عاملات اساتذہ کے لیے 163 روپے بھی حکومت کے پاس نہیں ہیں؟

ہماری حکومت جدید دنیاوی تعلیم کی سرپرستی کر رہی ہے مگر دینی تعلیم کی نہیں جب تک ہم قرآن حدیث کی تعلیم کو مرکز اور دیگر دنیاوی علوم کو محض مددگار، دینی تعلیم کو اصل، اور دیگر علوم کو ”فرع“ نہیں جانیں گے ترقی یافتہ نہیں ہوں گے۔

کیا ہوا خورشید تم کو، تم نے سوچا بھی نہیں

تم تو سورج تھے چراغِ شام ہو کر رہ گئے

میری خادم اعلیٰ سے کچھ گزارشات ہیں، پیش خدمت ہیں۔

(۱) تعلیمی عیوبیت ختم کی جائے deal education کیونکہ صرف دنیاوی تعلیم مسلمان طلباء و طالبات کو بنیادی مقصد زندگی کے لیے تیار نہیں کرتی۔

مغربی طرز کے ادارے مسلمانوں سے ان کی پہچان چھین رہے ہیں جب کہ حکومتی سرپرستی نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے دینی ادارے جدید سہولتوں سے محروم ہیں جس کی وجہ سے وہ فضلاء کو



زمانے کی ضرورتوں، چیلنجوں اور جدید مسلم معاشرے کی رہنمائی کرنے کے قابل نہیں بناتا ہے۔  
(۲) حکومت دینی اداروں کے لیے سالانہ فنڈ مخصوص کرے اور ہر سال بجٹ میں اس میں اضافہ کرے تاکہ دینی اداروں میں عصری علوم اور جدید علوم کے حصول میں مدد مل سکے نیز دینی اداروں کے طلباء و طالبات میں پایا جانے والا احساس کمتری بھی ختم ہو۔

(۳) مذکورہ دو تعلیمی نظاموں کو متحد کیا جائے جس میں قرآن و حدیث کو فو کس کیا جائے معاون علوم صرف و نحو فقہ کے ساتھ عصری لازم علوم کو شامل نصاب رکھا جائے۔

(۴) ہمارے ملک کے تمام طلباء چاہے دینی ہوں یا دنیاوی یکساں مراعات سے مستفید ہوں اور یکساں طور پر انہیں غیر نصابی سرگرمیوں کھیلوں، تقریری مقابلہ جات وغیرہ میں حصہ لینے کا موقعہ دیا جائے۔

(۵) ہمارے ملک کے معتمدین یا معلمین چاہے دینی ہوں یا دنیاوی دونوں کو یکساں مقام و مرتبہ دیا جائے یکساں سہولتیں اور مراعات دی جائیں تاکہ طالب علموں کے تعلیم و کردار کو سنوارنے والے دیگر وپوں میں نشیست حکومت مختلف سیمینارز و پروگرامز میں سکول اور مدرسہ دونوں کے اساتذہ کرام و اساتذات کو اکٹھا ہونے کا موقعہ دیں تاکہ ان کے درمیان شیٹس کا خلا پر ہو سکے۔

(۶) حکومتی سرپرستی میں میڈیا خصوصاً T.V چینلز اور اخبارات، سکول و کالج کی سرگرمیوں کے ساتھ دینی اداروں کی سرگرمیوں نیز تقسیم اسناد وغیرہ کی کوریج کرے اور T.V چینلز پر ایسے پروگرام دکھائیں جن میں دینی و دنیاوی دونوں اساتذہ و اساتذات کا تبادلہ خیال و انٹرویوز وغیرہ شامل ہوں۔

(۷) ہر صوبے میں حکومت ”Islamic, reserch, center اسلامی تحقیقاتی مراکز قائم کرے جن کا رابطہ براہ راست دینی اداروں کے ساتھ ہو۔

(۸) ملک میں موجود بڑی یونیورسٹیز میں ایسے بین الجامعات والمدراس تعلیمی مقابلہ جات منعقد کروائے جس میں دینی اداروں اور دنیاوی اداروں کے طلباء و طالبات کو تبادلہ خیال کا موقعہ ملے اور مدارس اور یونیورسٹیز کے طالب علموں کے درمیان تعلیمی خلا پُر ہو سکے اور دینی طالب علموں کے اندر جھجک اور ہچکچاہٹ ختم ہو سکے

(۹) درس نظامی کی ڈگری کی وہی اہمیت اور پہچان ہو جو اس کے مقابل ایم، اے کی ڈگری کی ہے مجھے آج بھی وہ وقت یاد ہے۔

جب میں p.h.d کے لیے داخلہ لینے والوں میں شامل پنجاب یونیورسٹی لاہور شعبہ اسلامک اسٹڈیز میں موجود تھی جب میرے انٹرویو کی باری آئی تو پنجاب یونیورسٹی کے فیکلٹی ممبرز اور ڈین صاحب موجود تھے جب انہوں نے میری ڈگریاں دیکھیں تو ”الشہادۃ العالمیہ“ سمیت ساری دینی مدارس کی اسناد بڑی حقارت سے نکال کر ایک طرف کر دی اور طنزاً مجھ سے پوچھا یہ ڈگریاں کس کام کی ہیں؟

آپ سوچ سکتے ہیں میری حالت اس وقت کیا ہوگی وہ تو صد شکرہ کہ میری ایف، اے، بی اے اور ایم، اے اسلامیات پنجاب یونیورسٹی کی ڈگریاں بمع فرسٹ ڈویژن کے تھیں ورنہ آج میں p.h.d کرنے کے صرف خواب ہی دیکھتی۔

قارئین محترم! میں نے اس دن کی شرمندگی اور خفت کو آپ سے شیئر کر لیا لیکن یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ اسے تین چار صفات میں بیان کیا جائے دینی تعلیم سے حکومت اور معاشرے کی بے اعتنائی پر لکھنے کے لئے بہت کچھ باقی ہے یہ کالم بارش کا پہلا قطرہ ہے بارش کا برسنا ابھی باقی ہے۔ ہمارا ملک پاکستان وہ سرزمین پاک جس کو کلمہ حق کے نام پر حاصل کیا گیا ہے آج ہم سے پوچھ رہا ہے کہ اس کلمہ حق کی سربلندی کے لیے ہم کیا کر رہے ہیں۔

آج ہمارے تعلیمی ادارے مغربی افکار کا پرچار کر رہے ہیں جن کے طلباء صرف انگریزی طور اطوار سیکھ کر ہاتھوں میں ٹیکن ہاؤس جیسے مغربی اداروں کی ڈگریاں تھامے فخر سے خود کو ماڈرن سمجھتے ہیں گویا۔

”کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا“

ایسے طالب علم جو آج صرف نام کے مسلمان ہیں نہ زبان اپنی نہ لباس اپنا نہ سوچ اپنی نہ افکار اپنے، نہ نظریات اپنے نہ مقاصد اپنے، سب کچھ مغرب کا۔

فساد قلب نظر ہے فرنگ کی تہذیب

کہ لوح اس مدنیت کی رہ سکی نہ عقیف

رہے نہ روح میں پاکیزگی تو ہے ناپید

ضمیر پاک و خیال بلند و ذوق لطیف

(بقیہ صفحہ نمبر ۳۶ پر ملاحظہ فرمائیں)



## بسم اللہ کے راز

تحریر: فرزاد ابراہیم، مدرسۃ البنات جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

بے بسم اللہ اسم اللہ دا ایہہ وی گھنا بھارا ہو  
نال شفاعت سرور عالم جھٹھی عالم سارا ہو  
حدوں وڈھ درود نبی نوں جیندا ایڈپارا ہو  
میں قربان تنہاں تھیں باہو جہاں ملیا نبی سوہارا ہو

اس بیت میں حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ابتدائی کلمہ ربی اور اسم الہی کی وضاحت کر رہے ہیں اور فضیلت بیان کر رہے ہیں چونکہ ہر شے کی ابتداء کرنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ موجود ہے اسی طرح روحانیت، دین و ایمان، توحید غرضیکہ ہر دنیاوی و سادی کام کی ابتداء، اُسی شے سے کی جائے جس کا حاکم اللہ تعالیٰ ہو اور اس لیے ہر کام کی ابتداء بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کرنی چاہیے۔

جو کہ اسم اعظم کے درجات میں اولین مقام کا حامل ہے یہ وہ کلمہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی دو صفات اعلیٰ رحمن اور رحیم کا ذکر آیا ہے اور یہ وہ صفات ہیں جن کے بغیر یہ کائنات قائم و دائم نہیں رہ سکتی۔

یہی وہ صفات ہیں جن کی برکت و رحمت سے حضور ﷺ بروئے محشر اپنے گنہگار امتیوں کی مشکلات کا فریضہ انجام دیں گے اور سب گنہگاروں کی شفاعت کروائیں گے اور دوزخ سے نجات دلائیں گے آپ فرماتے ہیں کہ اسم الہی بھی نفی اور اثبات کی مانند ہے۔

بلکہ اس سے بھی زیادہ بھاری زیور کی مانند ہے اور سارا عالم آپ ﷺ کی شفاعت کا محتاج و متنی ہے آگے فرماتے ہیں کہ درود و سلام کا ورد کرنا بے حد ضروری ہے اور اس درود کے بغیر کسی بھی قسم کی شفاعت کا تصور بھی نہ رکھا جائے اور جن لوگوں نے اس کو اپنا لیا تو وہ دراصل حضور علیہ السلام کی اطاعت کے ذریعہ اللہ کی اطاعت کرتے ہیں اور نعمت اعلیٰ پاتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے متابعت رسول اللہ ﷺ کو اپنا منہج و مقصود بنا لیا ہے وہی

لوگ اس قابل ہیں کہ ان کی پیروی کرتے ہوئے منزل فانی اللہ اور بقا باللہ پائی جائے اور ایسے لوگوں پہ قربان ہونے کو دل چاہتا ہے (شرح ایات باہو)

بسم اللہ الرحمن الرحیم اسم اللہ بے حد مہربان ہے حد رحیم ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ نے ۱۰۰ صحیفے اور تین کتابوں یعنی تورات، زبور، انجیل کا کلی علم قرآن مجید میں مندرج فرمایا اور قرآن مجید کا کلی علم سورۃ یسین میں درج فرمایا اور سورۃ یسین کا علم سورۃ فاتحہ کے اندر سمیٹ دیا اور سورۃ فاتحہ کا کلی علم بسم اللہ کے اندر منکشف فرمایا۔ بسم اللہ کے اندر کیا ہے؟

یعنی اسم اللہ ہے جو بے حد مہربان رحیم ہے رحمن اور رحیم یہ دونوں مبالغے کے صیغے ہیں مفتوحہ رحمانیت اور رحیمیت میں اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے یہی وہ اکسیر ہے جس سے انسان کی خفیہ صلاحیتیں بیدار ہوتی ہیں اور پنہاں توانائیاں آشکار ہوتی ہیں اور یہی انسانیت کی معراج ہے کہ انسان خود اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے جس شخص کو اپنے رب پاک کی ذات پاک کی معرفت نصیب ہوتی ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اَمِنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ یہی ہے بڑی مہربانی اور رحم جس شخص نے اسم اللہ کو پہچان لیا پس اس نے عین اللہ تعالیٰ کی ذات کو پہچان لیا پھر وہ شخص اللہ کے نورانی انوار دیکھ کر ہل من مزید کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے پھر اس انسان کے اندر اسم اللہ کا نور اس طرح جاری و ساری ہو جاتا ہے جس طرح انسانی جسم کے اندر خون اور خون میں جان ہے گویا اسم اللہ کا نور جان جان ہے اور اسی طرح انسانی جسم گرم و تاباں ہوتا ہے جب حضور ﷺ معراج پر تشریف لے گئے اور جنت کی سیر فرمائی تو وہاں چار نہریں ملاحظہ فرمائیں ایک پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شہد کی چوٹی شراب کی، جبرائیل امین سے دریافت کیا کہ یہ چار نہریں کہاں سے آ رہی ہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے اس کی خبر نہیں ہے دوسرے فرشتے نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ان چاروں نہروں کا چشمہ میں دیکھتا ہوں ایک جگہ لے گئے وہاں درخت تھا جس کے نیچے ایک عمارت بنی ہوئی تھی اور دروازے پر قفل پڑا ہوا تھا اور اس کے نیچے یہ چار نہریں نکل رہی تھیں۔

ارشاد فرمایا دروازہ کھولو اُس فرشتے نے عرض کی یا رسول اللہ اس قفل کی چابی آپ کے پاس



ہے یعنی بسم اللہ شریف ہے حضور ﷺ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر قفل کو ہاتھ لگایا تو قفل کھل گیا۔

اندر جا کر دیکھا کہ اس عمارت میں چارستون ہیں ہرستون پر بسم اللہ شریف لکھی ہوئی ہے اور بسم اللہ کی میم سے پانی کی نہر جاری ہے اللہ کی ”ع“ سے دودھ کی نہر جن کی میم سے شراب کی نہر جاری ہے اور رحیم کی میم سے شہد کی نہر جاری ہے اندر سے آواز آئی اے پیارے محبوب ﷺ آپ کی امت میں سے جو شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم کو خلوص نیت یعنی دل سے پڑھے گا وہ چاروں نہروں کا متحق ہوگا۔

(تفسیر روح البیان)

حضرت سلطان باہور رحمۃ اللہ علیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی شرح میں فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ شریف میں اپنے ذاتی اسم اللہ کا اظہار فرمایا ساتھ ہی دو صفات کا ذکر فرمایا یعنی اسم اللہ بے حد مہربان بے حد رحیم ہے پہلی قسم بسم اللہ دوسری قسم الرحمن تیسری قسم الرحیم بسم اللہ اسم اللہ ذات کو دل کا مذکور بنایا گیا ہے۔

اسم الرحمن ہر مومن و منافق و کافر کے دل پر لکھا گیا ہے اور اسی سے انہیں رزق نصیب ہوتا ہے مزید فرماتے ہیں بسم اللہ میں کیا ہے؟ خود فرماتے ہیں اسم اللہ ہے جو شخص اسم اللہ کا قلبی ذکر کرتا ہے اس شخص کے دل پر اسم اللہ نقش کر دیا جاتا ہے۔

اس شخص کا دل حب الہی کا حافظ ہو جاتا ہے اسم اللہ ذات ہر قفل کی کنجی ہے انسان کا وجود با معنی قفل ہے اس قفل کو کھولنے کے لیے اسم اللہ ذات کنجی ہے۔

جو شخص اپنے وجود کا قفل کھول کر قلب سلیم کا خزانہ حاصل کر لیتا ہے پھر اس شخص کو روح کی حقیقت اور مقام سر سے خانی اللہ بقا باللہ کا مقام حاصل ہو جاتا ہے پھر وہ شخص اپنے اندر سے اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیتا ہے پھر اس شخص کو حق الحقین ہو جاتا ہے کہ میں نے حق کو دیکھا ہے اور پھر اس انسان کا دل پکار پکار کر یہ اعلان کر رہا ہوتا ہے۔

گردش کے بعد ذات کا محور ملا مجھے

جس سے نکالا گیا تھا وہ گھر ملا مجھے

میں تھا کہ کیفیات کے پردوں میں قید تھا

وہ تھا کہ ہر لحاظ سے کھل کر ملا مجھے

دنیا کی وسعتوں میں ڈھونڈتا رہا

لیکن خدا میری ذات کے اندر ملا مجھے

فرمان حق تعالیٰ ہے! وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ۔

ترجمہ: اور میں تمہاری جان کے اندر ہوں کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا۔

یعنی خالق کائنات نے قرآن پاک کی اس آیت مقدسہ میں انسان سے اپنے دل میں قدرت کے بے مثال انوار و تجلیات کو دیکھنے کا مطالبہ کیا ہے یعنی تیرا محبوب ہر وقت تیرے ساتھ ہے اگر تو اسے دیکھنا چاہتا ہے تو اسے اپنے آنکھیں دل میں تلاش کر۔

جب انسان اپنے اندر سے دیکھ لیتا ہے تو کامل یقین ہو جاتا ہے بلکہ کچھ لوگ اظہار کر بیٹھتے ہیں جس طرح منصور نے انا الحق کا نعرہ لگایا آیت مذکورہ کی ترجمانی بابا بلھے شاہ نے یوں کی ہے کہ!

رب رب کر دیاں بڑے ہوئے ملاں پنڈت سارے

رب دا کھوج گھرا نہ لہیا کر کر سجدے ہارے

رب تاں تیرے اندر وسدا صہین وج قرآن اشارے

بلھے شاہ رب اوس نوں ملسی جیہڑا یار توں تن من وارے

اسی مقام کے بارے میں علامہ اقبال فرماتے ہیں!

دل بیٹا بھی کر خدا سے طلب

کہ آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

جب انسان کو دل کا نور مل جاتا ہے پھر وہ شخص ہر چیز کو دل کے اندر ہی پاتا ہے۔

آخر میں مجھے فقط ان لوگوں پر افسوس ہوتا ہے جو دن رات ذکر جہر میں مشغول رہ کر اللہ اللہ کرتے پھرتے ہیں لیکن اسم اللہ ذات سے بے خبر ہوتے ہیں۔

☆☆☆.....☆☆☆.....☆☆☆



فارغ التحصیل علماء کرام جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (۲۰۱۱ء)

درجہ نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
1	سید نصیر الدین	صلاح الدین	دقائق کالونی جوہر ٹاؤن لاہور
2	سید عبدالقدیر شاہ	فقیر شاہ	گاؤں ڈاکخانہ بسو میر ضلع ہری پور بزارہ
3	سید حافظ محمد الطاف حسین	سید عبداللطیف شاہ	بستی صدر شاہ ڈاکخانہ نور پور نور ضلع بہاولپور
4	سید علی مرتضیٰ نقوی	سید افتخار حسین نقوی	تحصیل چوکی ڈاکخانہ پھولنگر ضلع قصور
5	عاکف عباس	سید ظہیر حسین شاہ	مکان نمبر 127 al گلی نمبر ۳۲ شاد باغ لاہور
6	حافظ محمد اویس شاہ	سید بدر الحسن شاہ	نارتھ کراچی محلہ سر سید ٹاؤن کراچی
7	سید ابرار حسین	غلام عباس	ملتان روڈ درباریہ امیر شاہ ضلع ڈی جی خان
8	سید محمد سلیم شاہ	سید سلیمان شاہ	ڈاکخانہ ڈھلی گاؤں ملاک آزاد کشمیر ضلع باغ
9	سید عبدالرحیم شاہ	سید حافظ گل محمد شاہ	چک نمبر ۱۳۶ ضلع رحیم یار خان
10	حافظ محمد الطاف حسین	محمد یونس	چک کشن گڑھ ڈاکخانہ سوئی والا ضلع بہاولنگر
11	حافظ حامد نعیم	محمد نعیم	گلی نمبر 31 مکان نمبر 7 مصری شاہ رحیم روڈ لاہور
12	حافظ محمد کلیم اللہ عزیز	عبدالعزیز	گلشن راوی ۳۶۹۔ بی بلاک لاہور
13	حافظ احمد حسن	محمد صغیر	قادر پور بلوچان ڈاکخانہ مین آباد ضلع بہاولنگر
14	محمد طاہر عزیز	عبدالعزیز	کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ
15	محمد مستقیم	محمد یوسف	ڈاکخانہ ڈالہ سندھواں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
16	حافظ محمد شہزاد	محمد نواز	ڈاکخانہ ڈالہ سندھواں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
17	حافظ محمد نوید	غلام رسول	گاؤں بل ڈاکخانہ قلعہ یارنگہ ضلع کوجرانوالہ
18	محمد یونس	محمد حنیف	تریڈا ڈاکخانہ نواز آباد گاؤں پنجول ضلع ناسہہ
19	محمد حامد رضا	محمد افضل	بخت پور ڈاکخانہ کلاس والہ تحصیل پیر درہ ضلع سیالکوٹ
20	محمد اسلم	مولانا محمد علی حیدری	کسو کے روڈ محلہ بہاولپور غربی ضلع حافظ آباد

21	محمد امجد	محمد یونس	چک کوٹ فتح محمد شاہ ڈاکخانہ بنگلہ جالوالہ ضلع بہاولنگر
22	حافظ محمد بلال	محمد طفیل	اتفاق کالونی لاجپت روڈ شاہدہ لاہور
23	حافظ محمد رضوان یوسفی	محمد انور	چوہدری پارک عامر روڈ شاہ باغ لاہور
24	شہزاد شاہد	محمد امین	محلہ افضل کوٹ حدود کے مرید کے ضلع شیخوپورہ
25	محمد اعجاز الواحدی	اللہ بخش	چاہ کالوالہ بستی رمضان آباد ضلع مظفر گڑھ
26	محمد اکرام	حافظ احمد	مین بازار افضل پارک بارہری روڈ شاہدہ لاہور
27	مبارک علی	محمد حنیف	رائٹاؤن ملتان چوکی لاہور
28	حافظ سیف الرحمن	حبیب الرحمن	تحصیل چیچوٹلی گمشالہ ضلع ساہیوال
29	حافظ محمد صفہان ظہیر رضوی	محمد ظہیر احمد	چک نمبر ۱۵۵ ضلع ساہیوال
30	محمد داؤد	خورشید احمد	گلی نمبر ۳۱ فاضل ٹاؤن ضلع سرگودھا
31	حافظ کاشف عمران	محمد رفیق	دارو نمبر ۹ بموٹہ تحصیل بموٹہ ضلع چنیوٹ
32	محمد جابر رضا	محمد ظیل الرحمن	ڈاکخانہ بڑھا گھاٹی تحصیل نوشہرہ ضلع کوجرانوالہ
33	محمد زبیر چشتی	شوکت حیات	تحصیل تلہ گنگ ڈاکخانہ شوکت حیات ضلع چکوال
34	حافظ عامر عباس	حافظ غلام عباس	ڈاکخانہ کھاک پختی تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان
35	محبوب الہی	عاشق حسین	ڈاکخانہ نصیر پور کلاں تحصیل کوٹ موسیٰ ضلع سرگودھا
36	شفاعت حسین	ذاکر حسین	گاؤں نامنورہ تحصیل دلاکوٹ آزاد کشمیر ضلع پونچھ
37	حافظ عامر حیات قادری	شوکت علی	ڈاکخانہ خاص کوٹ تحصیل حافظ آباد
38	محمد عمران	محمد وارث	تحصیل مرید کے ڈاکخانہ آمدیاں ضلع شیخوپورہ
39	محمد سلیمان	غلام محمد	ڈاکخانہ بدو ملی گاؤں بیلوالی ضلع نارووال
40	عبدالستار نیازی	محمد کرم داد خان	ڈاکخانہ شیر والا ڈاکخانہ سہیل خیل ضلع میانوالی
41	حافظ تنویر احمد	محمد بشیر	ڈاکخانہ شہباز قلم بنگاؤں جالبہ ضلع ناسہہ
42	حافظ محمد بلال	کرم بخش	چک نمبر ۱۵۷ گسب تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ



43	محمد توقیر خان	محمد نذیر خان	گاؤں ٹیلی ڈاکٹانہ جملی ضلع ایبٹ آباد
44	خلیل احمد	مولانا حبیب احمد	تحصیل ڈیرہ ملو جلی کوٹ پیکٹل ضلع نصیر آباد بلوچستان
45	محمد ایوب حسینی	شاہ محمد	تحصیل پشت تعلقا کنگھی صوبہ بلوچستان ضلع مستونگ
46	عبدالفتاح	محمد عالم	کل بلوچستان حمام جیلانی ضلع خضدار
47	عبدانفور	محمد عمر	کل بلوچستان حمام جیلانی ضلع خضدار
48	محمد نعمان	محمد رمضان	ڈسکی محلہ نزدیکی مسجد گاؤں ٹیلی ڈیک ضلع کوہاٹ
49	محمد نوید علی راویسی	مختار احمد اویسی	جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور
50	محمد عابد	غلام حسین	کوٹ لکھپت محمدی محلہ پڑی راجپوتان لاہور
51	حافظ محمد جمال فاروقی	مرید حسین	موضع باقر شاہ ٹیلی تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ
52	محمد شعیب	نور محمد	گاؤں موئی احوان محمد تحصیل خضر ضلع اٹک
53	محمد سجاد	محمد یونس	تحصیل چچوٹلی ڈاکٹانہ خاص ضلع ساہیوال
54	حافظ عبدالستار چشتی	محمد تاج دین	قاضی ٹاؤن ملتان روڈ لاہور
55	حسب اللہ	جلال الدین	تحصیل اوسہ محمد ڈاکٹانہ گندمانہ ضلع جعفر آباد
56	محمد انور عباس	محمد صدیق	تحصیل تونسہ شریف بستی بنگرہ ضلع ڈی سی خان
57	محمد ضیاء الدین	اللہ دتہ	اترا ڈاکٹانہ چک تارہ شاہ ضلع بہاولنگر
58	حافظ عبدالجید	خدا بخش	بستی آرائیں بستی تر تحصیل کوٹ لکھپت ضلع مظفر گڑھ
59	حافظ علی احمد	غلام حسین	ڈاکٹانہ شاہ جمال سنگہ پادجوہی ضلع مظفر گڑھ
60	محمد ریاض	احمد حسن	موضع لاہڑ ڈاکٹانہ سکند آباد تحصیل ولسلہ ملتان صدر
61	حافظ محمد شائق	سرور علی	دینا تھ چک ۱۶۶ ڈاکٹانہ خاص تحصیل چکی ضلع قصور
62	محمد اسماعیل	غلام حسین	محلہ حافظ آباد تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈی سی خان
63	حافظ محمد اکرم	غلام سرور	حافظین ڈاکٹانہ خاص تحصیل جلالپور ضلع ملتان
64	حافظ محمد فیصل	حاجی منظور حسین	مترانہ ٹیلی تحصیل ولسلہ ضلع یا کوٹ

65	غلام مرتضیٰ	محمد بخش	بستی علیانی سرراشیب بستی جنوبی ضلع لیہ
66	غلام حیدر	عبدالکریم	گاؤں حکیم محمد بخش تحصیل فیض بخش ضلع خیر پور میرس
67	قاضی محمد زین العابدین عابد	قاضی احمد علی فاروقی	خانقاہ ڈوگراں تحصیل سفدر آباد ضلع شیخوپورہ
68	محمد یعقوب	ولی محمد	نسیم کالونی تحصیل شاہ پور صدر ضلع سرگودھا
69	حبیب الرحمن	امام دین	تحصیل سکیرہ ڈاکٹانہ حیدر آباد ضلع بکسر
70	شاہد اقبال	محمد یعقوب	بکری وھنواں ڈاکٹانہ وھنواں ضلع کوٹلی
71	محمد سعید احمد سعیدی	قاری نذیر احمد سعیدی	جامع مسجد خنیرہ پورے پولیس لاہور
72	محمد زبیر	الف دین	بیر جمال بکسر
73	محمد فرحان طاہری	محمد یونس مغل	محلہ نصر اللہ آبادی شین بازار شاہ پور کپانی ضلع گوجرانوالہ
74	محمد عثمان	محمد انور	ڈاکٹانہ کوٹ عبدالملک تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ
75	حافظ شوکت علی	محمد حنیف	چورستہ میاں خا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ
76	محمد صدیق	محمد شریف	گاؤں کالا مولہ زاد بکسر ضلع حویلی کوہ
77	حافظ محمد حسن رضا	محمد ریاض	شاہدرہ ٹاؤن لاہور
78	محمد جاوید اقبال	خورشید احمد	چک نمبر ۱ ڈاکٹانہ سر تارہ پور ضلع پاکپتن شریف
79	محمد ضیاء الحق	غلام مصطفیٰ نعیمی	چاہ حافظ والا یار وکھوسہ ضلع ڈی سی خان
80	محمد فرید الحق نورانی	محمد حنیف	گاؤں کلراں تحصیل عباس پور ڈاکٹانہ شیم ضلع پونچھ
81	محمد لقمان	محمد وریام	تحصیل خانبدال ضلع خانبدال
82	زاهد حسین جمالی	مفتی فضل محمد جمالی	بندہ مرید اسلامپور تحصیل کھنڈی ضلع جیکب پور سندھ
83	خالد عمران	اللہ جوایا	چک نمبر ۸۸ ایشالی تحصیل ولسلہ سرگودھا
84	قاری رشید علی	محمد حنیف	کالا خطائی روڈ شاہدرہ لاہور
85	محمد خادم رضا	محمد حفیظ اللہ	کوٹ ہیرا اچ ڈاکٹانہ کپانی تحصیل ولسلہ بہاولنگر
86	حافظ حضور بخش	علی محمد	موضع بستی محمد ڈاکٹانہ ٹوٹ آباد ضلع ڈی سی خان



87	محمد اعجاز	بشیر احمد	ڈاکٹرانہ بصریہ ہستی عباسی والہ ضلع مظفر گڑھ
88	محمد اسماعیل عباسی	عبدالحمید عباسی	گاؤں اسلام پور ضلع باغ آزاد کشمیر
89	خوبہ مشتاق احمد	خوبہ محمد مقبول	ڈاکٹرانہ دوگاؤں دواریاں تحصیل اشھم ضلع نیلم
90	حافظ محمد خالد	محمد صدیق	ڈاکٹرانہ پور کٹوی تحصیل پچالہ ضلع منڈی بہاؤ الدین
91	حافظ احمد شیر	محمد اسلم	ٹھٹھی نور ڈاکٹرانہ خاص تحصیل بھولال ضلع سرگودھا
92	محمد ساجد عطاری	خستہ خان	احاطہ دونی چند فیض باغ لاہور
93	محمد ابوبکر	خضر حیات	ڈاکٹرانہ بنے جاگیر تحصیل چوکی ضلع قصور
94	محمد عامر صدیقی	مولانا عبدالخالق صدیقی	محمد محمد تحصیل ضلع قصور
95	ارشاد محمود	محمد یعقوب	برہم گور تحصیل چوکی ضلع کوٹلی
96	شبیر احمد	منظور احمد	تحصیل دیپالپور چک آخر آباد چلی کلسا ضلع اوکاڑہ
97	محمد عبید اللہ	سلطان محمد	آئیڈیل ہومز عقب پاکستان منٹ باغبانپورہ لاہور
98	محمد یوسف رضا	محمد صدیق	ڈاکٹرانہ دولت پور تحصیل ٹنجن آباد ضلع بہاولنگر
99	حافظ عبدالعزیز تونسوی	غلام محمد	ہستی بپ تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈی جی خان
100	محمد جاوید باروی	محمد رفیق	کوٹلہ جام ضلع بکھر
101	آصف مقبول	محمد مقبول	ڈاکٹرانہ چوہنگ نزد ہار موہن شاہ لاہور
102	محمد اکرام	محمد ذاکر	منیر کوٹ ڈاکٹرانہ خاص چک مدرسہ ضلع بہاولنگر
103	حافظ محمد حمزہ	قاضی محمد اسحاق قادری	ہستی قاضی انوالی تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر
104	محمد محبت اللہ	شبیر احمد	مٹلہ لالہ زار کالونی تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ
105	محمد سلیمان رضا	عبدالرحیم	گلدر کسب پورہ آزاد کشمیر ضلع نیلم
106	حافظ محمد اسلم زاہد قادری	عبدالغفور	ڈاکٹرانہ 397 ج، ب تحصیل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
107	عطاء محمد قاسمی	مولانا محمد عالم قاسمی	جامعہ رضویہ تعلیمیہ کھنڈہ بلوچستان ضلع خضدار
108	شاہ نواز	محمد رمضان	ڈاکٹرانہ محمودانی تحصیل باغبانہ بلوچستان ضلع خضدار

109	حافظ نذیر حسین چشتی	عبدالحمید	مٹلہ مدینہ نگر سرید کے روڈ قاروق آباد ضلع شیخوپورہ
110	محمد اشرف صابری	سلطان احمد	ڈاکٹرانہ کاک ہستی مسوخیل تحصیل پرا ضلع ڈی آئی خان
111	شبہاز علی سیال	محمد منشاہ	مٹلہ رسول پورہ تحصیل ضلع شیخوپورہ
112	حافظ شہزاد علی	ناصر حسین	مٹلہ شیش کل گوجرانوالہ روڈ تحصیل ضلع شیخوپورہ
113	بشارت علی	گلزار حسین	مٹلہ شیش کل گوجرانوالہ روڈ تحصیل ضلع شیخوپورہ
114	حافظ محمد رضوان رؤف	محمد رؤف احمد	برہم گور محمد روہرن مینارہ تحصیل ضلع شیخوپورہ
115	حافظ محمد احسن رضا	محمد لطیف	برہم گور تحصیل ضلع نارووال
116	غلام ربانی	محمد مسعود خان	تحصیل پلاندی آزاد کشمیر ضلع سوات
117	محمد مشتاق	محمد ابراہیم	ٹی آبی نوکری ڈاکٹرانہ قاروق آباد تحصیل ضلع شیخوپورہ
118	حافظ محمد نوید اصغر فاروقی	اصغر علی	گاؤں ڈوگرانوالہ تحصیل نوشہرہ ضلع گوجرانوالہ
119	محمد عثمان رضا	سناوت علی	مٹلہ سلطان پورہ گلی نمبر ضلع گوجرانوالہ
120	محمد شفیق الرحمان	محمد غلام فرید	چک ٹوبہ قلندر شاہ ضلع بہاولنگر
121	محمد شفیق اسلم	محمد اسلم	اڈاپکڑ لاچک نمبر 101، b.w تحصیل دہاڑی
122	رشید احمد	احمد بخش	ڈاکٹرانہ خاص کھیانہ تحصیل ضلع جنگ
123	شبہاز علی فریدی	اصغر علی	برہم گور آخر آباد ضلع اوکاڑہ
124	نیا ز احمد	محمد امین	برہم گور یوٹکا دلوچاں والا تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر
125	عبدالقدیر	محمد حبیب	برہم گور دیشیاں آزاد کشمیر تحصیل ضلع بنیالہ
126	محمد ریاض	محمد اشرف	برہم گور ہستی میر دلوچ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر
127	ریاض احمد بھٹو	محمد حیات بھٹو	ڈاکٹرانہ شہارہ تحصیل صوبہ دیر ضلع خیرپور میرس
128	شیر اسلم قادری	امان اللہ	برہم گور ڈھوڈا تحصیل ضلع کی مروت
129	زاہد اقبال	محمد اشرف	برہم گور مٹلہ تحصیل ضلع حافظ آباد
130	حافظ محمد راشد	محمد عروین	برہم گور محمد روہرن مینارہ تحصیل ضلع شیخوپورہ



131	حافظ محمد وقاس حسین	محمد حسین	جامع مسجد سراج پرانی منڈی چکی ضلع قصور
132	سجاد احمد	نیاز احمد	فیصل ٹاؤن عارف والا ضلع پاکپتن
133	شفیق احمد	علی احمد	پک نمبر 89, w, b تحصیل ضلع وہاڑی
134	حافظ غلام محی الدین قادری	حافظ منصور بخش خان قادری	تحصیل منڈی بزمان ضلع بہاولپور
135	غلام جیلانی	قاری مشتاق احمد	پک نمبر 66, 15, 7 تحصیل میان چنوں ضلع خانیوال
136	محمد صابر حسین بامروی	غلام یحیٰ خان	موضع قصبہ جنوبی ڈاکخانہ خاص خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ
137	حافظ محمد عارف نواز	عاشق محمد خان	موضع کرم علی والا تحصیل جلال پور پری والا ضلع ملتان
138	عابد حسین مہروی	خدا بخش	ڈاکخانہ موضع خانواہ مگھواں ضلع لودھراں
139	حافظ محمد سجاد ظفر	حافظ ظفر اقبال	ڈاکخانہ سرگاہہ تحصیل ملی ضلع وہاڑی
140	عبدالستار عطاری	خدا بخش	ڈاکخانہ 73, 10, r تحصیل ضلع خانیوال
141	خالد محمود عباسی	بیر غلام مصطفیٰ	ڈاکخانہ سہ سہ تحصیل ضلع بہاول پور
142	محمد کاشف رضا سیالوی	محمد اعجاز سیالوی	اڈاہل گڑاٹ تحصیل میان چنوں ضلع خانیوال
143	دوست محمد عرف ابوبکر	محمد صدیق	سر دارگڑھ ڈاکخانہ خاص تحصیل ضلع رحیم یار خان
144	محمد زاہد نواز	نور محمد	ہل غازی عباس تحصیل ملی ضلع وہاڑی
145	محمد عتیق احمد	اللہ وسایا	تحصیل کھور پکا ڈاکخانہ جھانی دھن ضلع لودھراں
146	محمد اقبال	محمد رمضان	تحصیل کوٹ اوڈ ڈاکخانہ ہل افٹاسی (بستی فقیر والا)
147	حافظ محمد احسن	حافظ محمد اسلم	تحصیل ضلع لودھراں محلہ کھوکھ والا
148	نعیم احمد چشتی	حافظ منظور احمد منصور چشتی	تحصیل ضلع وہاڑی ڈاکخانہ 24, w, b
149	محمد عرفان	اللہ بچایا	ڈاکخانہ خاص جوہلی نصیر ضلع لودھراں
150	اللہ بخش	اللہ ڈیویا	ڈاکخانہ جوہلی نصیر خان (بستی جگہ ضلع لودھراں)
151	احمد رضا	امام بخش	ڈاکخانہ خاص (جوہلی نصیر خان) ضلع لودھراں
152	سعید احمد	جان محمد	تحصیل ملی ڈاکخانہ سر دار پور چنڈر ضلع وہاڑی

153	حافظ عبدالقدیر	عبدالقادر	نیو کراچی سکٹرون شاہنواز جھوکا لوٹی کراچی
154	حافظ عبدالرزاق جانی	محمد عبدالجبار	ڈاکخانہ بھلرون کبھو تحصیل وہیال پور ضلع اوکاڑہ
155	محمد اختر علی	عبدالقادر	مہ سہیل تحصیل ضلع پاکپتن شریف
156	حافظ محمد عثمان	فیاض محمد	535, h بلاک بڑہ زار سکیم ملتان روڈ لاہور
157	محمد عرفان	امانت علی	گاؤں علی ڈاکخانہ رانیہ تحصیل ضلع لاہور
158	ظہور احمد	حبیب الرحمن حبیب	تحصیل اوکی ڈاکخانہ کٹائی گاؤں ضلع ہانسیہ
159	محمد خالد	محمد مسکین	تحصیل اوکی ڈاکخانہ دگاؤں (مہد حڑہ) ضلع ہانسیہ
160	شیراز احمد	کشور	ڈاکخانہ بین سیر گاؤں (ترنگڑہ) ضلع بگرام
161	محمد شاکر	محمد اسحاق	تحصیل وڈ ڈاکخانہ اوکی (گاؤں موگڑہ) ضلع ہانسیہ
162	نائب	ممتاز	تحصیل اوکی (گاؤں نواس شہر) ضلع ہانسیہ
163	محمد ریاض	خان بہادر	ڈاکخانہ اوکی (گاؤں سفیدہ) ضلع ہانسیہ
164	محمد جاوید حبیب	حبیب اللہ	تحصیل جلال پور پری والا (موضع مبرا) ضلع ملتان
165	حافظ عابد حسین	عبدالرحمن	موضع مبرا تحصیل جلال پور پری والا ضلع ملتان
166	حافظ محمد ندیم	جنود ڈا	ڈاکخانہ بھونپٹی تحصیل ضلع لودھراں
167	محمد صدق جاوید	ڈاکٹر عبدالحق جاوید	تحصیل کھاریاں گاؤں وڈ ڈاکخانہ بھونپٹی تحصیل کجرات
168	محمد عدنان	محمد دین	تحصیل کھاریاں گاؤں کالو پک تحصیل کجرات
169	حافظ احسن جاوید	چراغ دین	ڈاکخانہ جی پی او ٹارووال گاؤں رنج ضلع ٹارووال
170	محمد آصف اقبال	محمد اقبال	پک نمبر 14, 8, r گل آباد ضلع خانیوال
171	محمد عثمان جمید شیرازی	عبدالحمید صدیقی	تحصیل شکر گڑھ ڈاکخانہ پک ہٹ گاؤں چانڈہ ضلع بہاول
172	محمد یحیٰ	عبدالحق	ڈاکخانہ ڈاکٹر محمد عارف والا ضلع پاکپتن شریف
173	مہدی حسن سیفی	محمد عباس نقشبندی	گاؤں سبھ وال تحصیل شہر شریف ضلع شیخوپورہ
174	حافظ اکبر علی	عبدالرؤف	گاؤں وڈ ڈاکخانہ بھونپٹی تحصیل شکر گڑھ ضلع ٹارووال



175	محمد عنایت اللہ	رحمت اللہ	سرائے مہاجر تحصیل ضلع بکر
176	حافظ عرفان قریب	محمد شریف بودلہ	تحصیل چوئیاں ڈاکخانہ خاص نکلن پور ضلع قصور
177	نصیر احمد	یار محمد	پک نمبر 44, k, b تحصیل بوریوالہ ضلع دہاڑی
178	حافظ فلک شیر فیضی	غلام سرور	ڈاکخانہ مہمحل گاؤں پنڈی کاھلوں ضلع نارووال
179	حافظ محمد علی شرف مرتضائی	محمد اشرف مرتضائی	پک نمبر 13 تحصیل شہر قیوہ شریف شیخوپورہ
180	اختر علی	محمد شریف	تحصیل پنڈی بھیاں گاؤں خرم چرہریہ ضلع حافظ آباد
181	حافظ اللہ	اللہ بخش	موضع کٹ ٹیپ ڈاکخانہ لہ تحصیل ضلع لہ
182	حافظ محمد نسیم حیدر	حیدر زمان	گاؤں کوکھر ڈاکخانہ کوہر آباد تحصیل ضلع ایبٹ آباد
183	محمد عبدالغفور نقشبندی	حاجی عبدالغفور	پک رسالہ تحصیل شہر قیوہ شریف ضلع شیخوپورہ
184	اللہ وسایو	نیک بخت	تحصیل فیض گنج گاؤں سونو خان ضلع خیرپور میرس
185	حافظ محمد رمضان قمری	لال خان	شالی ظفر کالونی تحصیل ضلع سرگودھا
186	حافظ محمد اکمل	محمد اسلم	کوٹج پورہ b بلاک بنہ زار سکیم ملتان روڈ لاہور
187	محمد ظفر نورانی	فضل محمود	تحصیل مستونج ڈاکخانہ سورلا سپور ضلع چترال
188	عابد حسین	حافظ نصیر احمد	c بلاک گجر پورہ سکیم کوٹ خواجہ سعید لاہور
189	محمد بدر چشتی	منظف علی	ڈاکخانہ خاص نظام آباد تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
190	طاہر عباس	احمد علی	منڈی محلہ حاجی پورہ ضلع حافظ آباد
191	حافظ محمد بابر حسین	عبدالعزیز	گاؤں لاٹیاں ڈاکخانہ غاڑہ تحصیل ضلع گجرات
192	حافظ عامر شہزاد	عبدالحمید	ڈھوکہ رتی تحصیل فتح جنگ ضلع اکٹ
193	اللہ ودھایا	رب نواز	بستی سیال موضع دھوندون ڈاکخانہ اگر خوانی ملتان
194	محمد عرفان اللہ	عنایت اللہ خان	گاؤں جھنگ خیل صوبہ سرحد ضلع کی مروت
195	محمد ہارون الرشید	عبدالرشید	علم دین کالونی کلی بھرا تلمہ دوڈیاں چنوں خانہ نول
196	حافظ محمد ریاض	عبدالرحمان ملک	تحصیل لہیہ مظفر آباد آزاد کشمیر ضلع بٹیاں بالا

197	اختر زاجر	گلزار میر	تحصیل وڈا کٹانہ لہیہ مظفر آباد کشمیر ضلع بٹیاں بالا
198	حکمت اللہ خان	عنایت اللہ خان	گاؤں جھنگ خیل تحصیل ضلع کی مروت صوبہ سرحد
199	عبدالغنی	حاجی منور علیہ قریشی	چوک ملانوالہ شاہ جمال ضلع مظفر گڑھ
200	احمد رضا	حافظ عبدالستار	موضع بلند پور تحصیل ملی ضلع دہاڑی
201	محمد عتیق	عبدالرحمان	ڈاکخانہ گٹھ بہار عربی داہ تحصیل کھڑک پور ضلع لوہری
202	محمد جاوید	محمد شفیع	ڈاکخانہ جالپور تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور
203	عبدالرحیم	غلام محمد	تحصیل وڈا کٹانہ وڈھ صوبہ بلوچستان ضلع خضدار
204	حافظ محمد فیاض	حافظ عبدالرشید	بستی کھانڑیں والا شاہ جمال تحصیل ضلع مظفر گڑھ
205	محمد نوید احمد	دلدار خان	۱۱۱۱۱ شہر تحصیل ضلع قصور
206	منظور احمد	جہشید خان	بمقام نامنود کھائی گٹھ تحصیل راولا کوٹ آزاد کشمیر
207	غلام مرتضیٰ	نیا زاجر	پک نمبر 138/9, L احسان آباد ضلع ساہیوال
208	محمد ابراہیم	حاجی رحیم بخش	ضلع بہاول پور تحصیل احمد پور شرقیہ

### فارغ التحصیل قراء کرام جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (۲۰۱۱ء)

دستار نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
209	سید محمد تنویر شاہ	سید صدیق شاہ	ضلع بہاولنگر پک نل مدرسہ
210	محمد حسین	اللہ وسایا	ضلع مظفر گڑھ تحصیل چنولی ڈاکخانہ بنڈو اسحاق
211	محمد عمران	عبدالحمید	ضلع مظفر گڑھ ڈاکخانہ موضع سہائے والا
212	محمد شہباز	سکندر علی	موضع آف انڈن تحصیل ضلع دہاڑی
213	محمد نصر اللہ	حاکم علی	محمدی کالونی تحصیل سور ڈھول ضلع نوشہرہ فیروز سندھ
214	محمد فاروق	محمد یوسف	ضلع سیالکوٹ تحصیل ڈسکہ جاکے چیمہ
215	محمد انیس	کریم بخش	ضلع بہاولنگر تحصیل چشتیاں ڈاکخانہ مہدیہ جیڈو



216	تھویرا قبال	محمد اقبال	ضلع ملتان تحصیل شجاع آباد ڈاکخانہ شاہ پور
217	محمد آصف	حاجی فدا حسین	راٹھورہ ضلع مظفر گڑھ تحصیل علی پور موضع باقر شاہ
218	محمد راشد	حافظ محمد عبداللہ	راٹھورہ ضلع مظفر گڑھ تحصیل علی پور موضع قادیان کالونی
219	محمد کی	محمد کریم بخش	ضلع مظفر گڑھ تحصیل چٹوٹی ڈاکخانہ نڈہ سحاق
220	محمد وسیم سجاد	محمد رب نواز	تحصیل شاہ پور صدر ضلع سرگودھا تحصیل بھٹی بھٹی کالونی
221	محمد وسیم	محمد امین	موضع میاں حاکم تحصیل بھٹی بھٹی ضلع بہاولپور
222	عبدالغفار	محمد بخش	مسلم کٹ تحصیل ضلع بکھر
223	صدام حسین	محمد یونس	تحصیل چک حمرہ ضلع فیصل آباد
224	محمد بلال حسین	حافظ عبدالعزیز قادری	محلہ زیلہ اڈوالہ اتر تحصیل قائم آباد ضلع خوشاب
225	زاہد شمس	شمس الدین	گاؤں لالہ تحصیل آٹھ مقام ضلع نیلم زکو شہیر
226	بابر حسین	محمد عالم	گاؤں لالہ تحصیل آٹھ مقام ضلع نیلم زکو شہیر
227	عبدالواحد	عاشق حسین	بستی چک سندیلہ موضع بھاگت تحصیل ضلع مظفر گڑھ
228	محمد شہباز وارث	محمد وارث	بستی چک سندیلہ موضع بھاگت تحصیل ضلع مظفر گڑھ
229	طاہر منور	منور حسین	حسن ٹاکن محران چک نزد جامعہ مسجد کٹر ملتان مظفر گڑھ
230	احمد رضا	منظور حسین	بیٹہ مچلا تحصیل بیٹہ کھیریں ضلع ڈیرہ اسماعیل خان
231	محمد ناصر	محمد طارق	گٹی ہارامندھن اوہاری کیت لاہور
232	محمد شان شفیق	محمد شفیق	قصور پورہ راوی روڈ لاہور گلی نمبر 14
233	محمد مدثر	محمد بشیر احمد	کھنن پورہ چاہ میراں گلی نمبر 64 لاہور

فارغ التحصیل قراء کرام جامعہ نظامیہ رضویہ نئی پورہ سرگودھا روڈ شیخوپورہ (2011ء)

درستار نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
234	سید ظہور شاہ	محمد رمضان شاہ	چک کورال والا ڈاکخانہ رامپورہ تحصیل ضلع بہاولنگر

235	سید ظفر شاہ	سید سعید احمد شاہ	بستی ڈھڈیاں ڈاکخانہ جملن آرائیں ضلع بہاولنگر
236	محمد کاشف مدنی	غلام فرید	ڈاکخانہ جملن آرائیں تحصیل ضلع بہاولنگر
237	محمد ہاشم	ملک اختر حسین	ڈاکخانہ تحصیل جلالپور بیروالا ضلع ملتان
238	محمد احمد	مولانا اللہ یار	بستی لاڑ تحصیل چٹوٹی ضلع مظفر گڑھ
239	محمد یوسف	ریاض حسین	موضع ڈونو شیب تحصیل ضلع بہاول
240	محمد بلال	خورشید احمد	بستی حافظ والا تحصیل ملیسی ضلع وہاڑی
241	محمد ابراہیم صدیق	محمد صدیق	بستی کوئلہ تحصیل کوٹ اودین ضلع مظفر گڑھ
242	دقاس محمود	سلطان محمود	گاؤں نوشہرہ تحصیل پنڈی کھیب ضلع انگ
243	ریاض حسین	دوست محمد	گاؤں نوشہرہ تحصیل پنڈی کھیب ضلع انگ
244	علی رضا	محمد بشیر	گاؤں بھمن شاہ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ
245	محمد ابراہیم نواز	محمد نواز	گاؤں حجرہ شاہ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ
246	محمد علی	مقصود احمد	گاؤں سد تحصیل کھاریاں ضلع کجرات
247	محمد سعد اسلم	قاری محمد اسلم	بھکسی شریف تحصیل کھاریاں ضلع کجرات
248	محمد عدیل	خلیل احمد	گاؤں دھلوکی تحصیل کینٹ ضلع لاہور
249	محمد مظہر	محمد شوکت	گاؤں دھلوکی تحصیل کینٹ ضلع لاہور
250	زرولی خان	نور زمان	گاؤں سندرتن تحصیل ضلع کی مروت
251	آصف محمود	حاجی غلام محمد	گاؤں کدھیل تحصیل بہاولپور ضلع ڈی آئی خان
252	محمد راشد	محمد رحیم	گاؤں کوکوٹ تحصیل راولا کوٹ ضلع پونچھ
253	عبدالستار	ولی محمد	گاؤں چور مغلیاں تحصیل ساٹنگیل ضلع ننکانہ
254	ریاض الحسن قادری	امداد علی انجم قادری	چندو وال کلاں تحصیل ضلع نارووال
255	محمد ریان	محمد اشرف	گاؤں چھاپہ بیٹارہ چنڈیالہ روڈ ضلع شیخوپورہ
256	غلام مصطفیٰ	فلک شیر	گاؤں اجنیا نوالہ تحصیل ضلع شیخوپورہ
257	محمد محسن رضا	طالب حسین	بستی بلوچان تحصیل ضلع شیخوپورہ
258	محمد عادل	محمد داحد	محلہ قاروق مگر تحصیل ضلع شیخوپورہ



259	محمد ایمنیان	خان محمد	مڑہ بنگوان تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ
260	محمد احمد رضا	مولانا محمد حسین	محلہ احمد پورہ تحصیل و ضلع شیخوپورہ
261	محمد عمر	محمد رمضان	بھدرہ دینارہ تحصیل و ضلع شیخوپورہ
262	محمد عرفان	ہدایت علی	چک گرداس تحصیل و ضلع شیخوپورہ

فارغ التحصیل حفاظ کرام جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور (2011ء)

دستار نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
263	سید محمد علی رضا	افتخار احمد شاہ	گلی نمبر ۵ چڑھ منڈی لاہور
264	محمد فیض الرسول	محمد نواز	غازی پور بستی سائیکس والا تحصیل جلالپور ویر والہ بستان
265	غلام مرتضیٰ	قاری غلام مصطفیٰ	حاکم سدھار کے تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ
266	محمد بلال علی	محمد ذوالفقار علی	گلی نمبر ۹۰ غازی پارک نیو شاد باغ لاہور
267	محمد شہیار	حاجی محمد اقبال	کریم پارک لاہور
268	قاسم شہیر	محمد شہیر	مکان بی ۳۳۷ بھائی گیٹ لاہور
269	محمد عامر	حافظ محمد امین	موری گیٹ لاہور
270	حبیب اللہ	کریم بخش	جھکھو والہ معمولی ضلع ڈیرہ غازی خان
271	علی رضا سمیل	محمد سمیل	شام گلی کوال منڈی لاہور
272	عبدالستار وسیم	محمد وسیم	جہانگیر پارک نیو شاد باغ لاہور
273	محمد نعیم	محمد یونس	شام نگر لاہور
274	شیراز معراج الدین شہزاد	سراج الدین	کوچہ سلطانی اردو بازار لاہور
275	محمد آصف	محمد اعظم	کرکے ڈاکخانہ کھاریا والا تحصیل و ضلع شیخوپورہ
276	محمد عثمان نعیم	محمد نعیم	محلہ کبھہ والا موری گیٹ لاہور
277	عبدالرشید	حافظ عبدالجید صدیق	تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ

278	محمد عید عمر	محمد عمر	محلہ شیرازی لوہاری گیٹ لاہور
279	محمد عاطف رفیق	محمد رفیق	جاکے محمد کشمیر کالونی ضلع گوجرانوالہ
280	محمد ادریس	محمد اکرم	خانقاہ شریف ضلع بہاولپور
284	محمد جان شیر	جہاز بیب جان	بہ مقام تحصیل کالام ضلع سوات
282	محمد حیدر نعیم	محمد نعیم	مدینہ سید احمدہ لاہور
283	محمد نواز	محمد شفیق	مچلی منڈی لاہور

فارغ التحصیل حفاظ کرام مدرسہ نور جامعہ نظامیہ رضویہ فرخ آباد شاہدرہ لاہور (2011ء)

دستار نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
284	محمد فاروق	محمد بخش	ضلع مظفر گڑھ تحصیل علی پور ڈاکخانہ خیر پور
285	محمد ارسلان ارشد	محمد ارشد	ڈاکخانہ خاص بنگوان تحصیل و ضلع ننگران صاحب
286	محمد شہباز	محمد نواز	تحصیل و ضلع اسمہ ڈاکخانہ شاہ کر محلہ قاضی آباد
287	محمد بلال	محمد اسلم	نئی آبادی رحمت آباد تحصیل و ضلع گوجرانوالہ
288	محمد راجیل ظفر	ظفر اقبال	تحصیل و ضلع سحرات ڈاکخانہ کھنوال

فارغ التحصیل حفاظ کرام جامعہ نظامیہ رضویہ نی پورہ سرگودھا روڈ شیخوپورہ (2011ء)

دستار نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
289	سید عابد حسین شاہ	سید محمد اقبال حسین شاہ	کنڈیش پورہ تحصیل مٹن آباد ضلع بہاولنگر
290	سید احمد عظیم شاہ	سید عظیم شاہ	بستی کولاس والی ڈاکخانہ نام پورہ ضلع بہاولنگر
291	فیصل اعظم	اعظم	خالد روڈ مسلم گنج محلہ رسول پورہ ضلع شیخوپورہ
292	شاہد محمود	محمد اسلم	جنڈیالہ روڈ محلہ معراج پورہ ضلع شیخوپورہ
293	محمد بلال احمد	نذر محمد	تحصیل نوشہرہ وکاس ضلع گوجرانوالہ گاؤں تھوسویا



294	نعمان اعظم	محمد اعظم	محلہ نئی پورہ سرگودھا روڈ شیخوپورہ
295	محمد قاسم علی	محمد یوسف	گاؤں کنگرگل تحصیل ضلع شیخوپورہ
296	محمد تقسیم حیدر	محمد عظیم حیدر	شاہ کالونی روڈ محلہ رسول نگر شیخوپورہ
297	زین العابدین	محمد سلیم	محلہ نئی پورہ سرگودھا روڈ شیخوپورہ
298	محمد عرفان	گلزار حسین	گاؤں اجنیا نوالہ مدینہ چوک ضلع شیخوپورہ
299	محمد اسد خالق	خالد حسین	محلہ شمس آباد فاروق آباد ضلع شیخوپورہ
300	مقصود احمد	محمد بھیرل	تحصیل گاؤں ہسیر ضلع لاڈکانہ سندھ
301	محمد شیر احمد	محمد خیر اللہ	ڈاکانہ گوری کوٹ تحصیل شونہر ضلع استور
302	جنید احمد	رشید احمد	رسالہ پک نمبر ۵۲۳ تحصیل ضلع شیخوپورہ
303	محمد سجاد علی	محمد اشرف راجی	جینڈا چک نمبر ۵۲۳ تحصیل ضلع شیخوپورہ
304	محمد رمضان	محمد ارشد	محلہ جیون پورہ چھوٹا فیصل آباد روڈ شیخوپورہ
305	محمد ارسلان	حاجی محمد ثار احمد	محلہ نئی پورہ سرگودھا روڈ شیخوپورہ
306	محمد وقاص انجم	حاجی محمد دین	تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ گاؤں سکودال
307	محمد اویس	عدیل اشرف	محلہ فاروق سنج جٹ پالہ روڈ ضلع شیخوپورہ
308	ارسلان ارشد	محمد ارشد	محلہ فاروق سنج جٹ پالہ روڈ ضلع شیخوپورہ
309	عبدالواحد	مشتاق احمد	مرزا درکان تحصیل ضلع شیخوپورہ
310	محمد بابر علی	مشتاق احمد	ٹھکے مالک تحصیل نوشہرہ درکان ضلع گوجرانوالہ
311	واحد کبیر	نور محمد	ٹھکے مالک تحصیل نوشہرہ درکان ضلع گوجرانوالہ
312	عدیل احمد	مجید احمد	عمو کے ڈاکانہ خاص تحصیل ضلع شیخوپورہ
313	شہباز محمد الدین	طاہر محمود	مرزا درکان تحصیل ضلع شیخوپورہ
314	محمد نوید	تنویر احمد	سلطان کالونی سرگودھا روڈ شیخوپورہ

فارغ التحصیل حفاظ کرام جامعہ سلیمانیہ نظامیہ رضویہ لاہور روڈ شیخوپورہ (2011ء)

دستار نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
315	سید عرفان	سید حبیب شاہ	گاؤں بانی بالا تحصیل اوکی ضلع مانسہرہ
316	وسیم	محمد اکرم	منشی ہسپتال بند روڈ گلشن ریاض کالونی لاہور
317	محمد وقار	محمد سلیم	گاؤں شوشی تحصیل اوکی ضلع مانسہرہ
318	محمد تنویر	محمد منظور احمد	گاؤں ریشیاں تحصیل ضلع ہٹیاں بالا آزاد کشمیر
319	محمد عمر	منظور احمد	گاؤں نوکوٹ ڈاکانہ تحصیل لہیہ ضلع ہٹیاں والا
320	محمد انیس	محمد امین	کوٹ عبدالملک تحصیل فیروز والہ ضلع شیخوپورہ
321	عاطف علی	غلام حسین	بلال پارک بیگم کوٹ تحصیل ضلع لاہور
322	وقار حسین	محمد حاتم	ڈاکانہ خاران تحصیل ضلع خاران بلوچستان
323	دانش علی	لیاقت علی	کوٹ حسین ڈاکانہ خاص تحصیل ضلع شیخوپورہ
324	محمد کامران	محمد بشیر	ڈاکانہ گلیاں تحصیل جٹ ضلع انک

فارغ التحصیل حفاظ کرام جامعہ نظامیہ رضویہ سکس روڈ بینارہ شیخوپورہ (2011ء)

دستار نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
325	کاشف علی	حاجی نذیر احمد	گاؤں بھدرہ بینارہ تحصیل ضلع شیخوپورہ
326	محمد عمر صدیق	محمد علی	گاؤں بڑی پوری والا تحصیل ضلع شیخوپورہ
327	محمد اسحاق	اطلس خان	گاؤں گندیر تحصیل بہاؤ پور ضلع ڈی آئی خان
328	محمد الطاف	سلطان احمد	گاؤں جھوک تحصیل پروا ضلع ڈی آئی خان
329	محمد وقاص	محمد یونس	گاؤں داموآ نہ تحصیل ضلع شیخوپورہ
330	عبدالبار	عبدالستار	گاؤں کھاریاں والا تحصیل ضلع شیخوپورہ
331	محمد عمران	امان اللہ خان	گاؤں ڈھوڈا تحصیل ضلع کلہ مروت



332	بلال حسین	عابد حسین	گاؤں لوہے کلاں تحصیل ضلع حافظ آباد
333	محمد شہر	محمد رمضان	گاؤں اندلہ کبیرہ تحصیل ضلع کوٹلی
334	ابوبکر صدیق	محمد بشیر	علی پور رائیاس ڈاکخانہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

فارغ التحصیل حافظ قرآن جامعہ نظامیہ رضویہ ہر دیو (شیخوپورہ) (2011ء)

دستار نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
335	رضوان علی	معراج دین	گاؤں ہر دیو کجراوالہ درود تحصیل ضلع شیخوپورہ

فارغ التحصیل حفاظ کرام جامعہ امینیہ رضویہ ہرنج جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ (2011ء)

دستار نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
336	سید افتخار شاہ	سید نذر شاہ	گاؤں چلستانہ ریالی تحصیل اشہم مقام ضلع مظفر آباد
337	سید قویر شاہ	سید توبہ شاہ	گاؤں چلستانہ ریالی تحصیل اشہم مقام ضلع مظفر آباد
338	سید محمد عیر شاہ	سید نذر حسین شاہ	کوٹ کرم دین منڈی وار برٹن ضلع ننکانہ
339	محمد رضوان	محمد مشتاق	جھالار کوٹے والی تحصیل ضلع ننکانہ
340	ممدام حسین نورانی	فضل حسین	جلائی موڑ تحصیل ضلع ننکانہ
341	محمد فاروق	محمد سرفراز	جلائی موڑ تحصیل ضلع ننکانہ
342	محمد جنید	محمد عارف	جلائی موڑ تحصیل ضلع ننکانہ
343	رضاء اللہ	محمد عارف	جلائی موڑ تحصیل ضلع ننکانہ
344	علی رضا	لکڑی علی	عالیاں والا تحصیل ضلع ننکانہ
345	منظہر حسین	محمد بوٹا	منڈی وار برٹن تحصیل ضلع ننکانہ
346	شہزاد احمد	علی احمد	ہریان شریف تحصیل ضلع ننکانہ
347	شاہد منظور	منظور حسین	جیل موڑ تحصیل ضلع ننکانہ

348	محمد نبیل	محمد جمیل	گاؤں وار برٹن تحصیل ضلع ننکانہ
349	محمد طارق	نیامت علی	گاؤں لاکر تحصیل ضلع شیخوپورہ
350	محمد بلال	اللہ لوک	جمبرائ تحصیل ضلع شیخوپورہ

فارغ التحصیل حافظ قرآن مسجد شیخوپورہ ہرنج جامعہ نظامیہ رضویہ (شیخوپورہ) (2011ء)

دستار نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
351	محمد جبران	عبدالرزاق	محلہ رسول پورہ خالد روڈ تحصیل ضلع شیخوپورہ

فارغ التحصیل حفاظ کرام جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ (2011ء)

دستار نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
352	اقرار حسین	غلام عباس	چک شاہ پور تحصیل ضلع شیخوپورہ
353	عابد حسین	مشتاق احمد	بج پک ضلع کوجراوالہ
354	شفیق الرحمن	محمد صدیق	چک نمبر 65 ضلع سرگودھا
355	محمد عثمان	عباس علی	رام گڑھا ضلع شیخوپورہ
356	محمد دیشان	محمد اسلم	محلہ رسول پورہ شیخوپورہ
357	محمد جنید	سیف اللہ	بدو مرادے ضلع شیخوپورہ
358	نوید حسین	غلام رسول	جمار یاوالہ ضلع حافظ آباد
359	نور محمد	رحمت اللہ	محلہ مسلم سنج شیخوپورہ
360	محمد دقاص	محمد باغ	جہاگیر پورہ ضلع شیخوپورہ
361	محمد افضل	غلام رسول	جہاگیر پورہ ضلع شیخوپورہ



فارغ التحصیل کرام مدرسۃ الاسلام جامعہ نظامیہ رضویہ (ایبٹ آباد) (۲۰۱۱ء)

دستار نمبر	نام	ولدیت	اڈریس
362	محمد وسیم	محمد اسحاق قریشی	نور الہی روڈ ہاٹھ سپاں تحصیل ضلع ایبٹ آباد
363	محمد طفیل	حاجی غلام محمد	پنوال میان شہر منڈیاں تحصیل ضلع ایبٹ آباد
364	محمد باہر	محمد بنارس	گاؤں باغ ہاٹھ تحصیل ضلع ایبٹ آباد
365	محمد ثاقب	اورنگزیب	گاؤں مڑی تحصیل اوکی ضلع مانسہرہ
366	عبدالحمید	معراج دین	گاؤں باغی نکلیاں تحصیل ضلع مظفر آباد
367	عبدالحمید	معراج دین	گاؤں باغی نکلیاں تحصیل ضلع مظفر آباد

### مبارک باد ..... مبارک باد ..... مبارک باد

امسال جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور شیخوپورہ اور برانچز کے تمام شعبہ جات سے سند فراغت حاصل کرنے والے جملہ علماء کرام، قراء عظام اور حفاظ ذی احترام کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اور ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو خدمت دین کے جذبے سے سرشار فرمائے اور قبلہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ترویج و اشاعت دین متین کے لئے کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی ہمت و توفیق مرحمت فرمائے اور مذاہب باطلہ کے ساتھ ٹکرانے کا حوصلہ دے۔ آمین ثم آمین

منجانب: اراکین ”مجلہ النظامیہ“ لاہور شیخوپورہ

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور شیخوپورہ کا سالانہ جلسہ

## دستار فضیلت و ختم بخاری شریف

عرس محدث اعظم و مفتی اعظم پاکستان

بتاریخ:

25 جون 2011ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب

منعقد ہوگا (ان شاء اللہ تعالیٰ)

ملک بھر سے علماء کرام اور مشائخ عظام شرکت فرمائیں گے۔

بعد نماز عشاء

جلسہ دستار فضیلت  
عرس محدث اعظم  
ومفتی اعظم پاکستان

بعد نماز مغرب

ختم بخاری  
شریف

جامعہ نظامیہ رضویہ

نبی پورہ سرگودھا روڈ شیخوپورہ

بمقام:

0423-7657314 - 056-3786428





جامعہ نظامیہ شیعہ پورہ میں طالبان خزانہ نورسورت ہاسٹل



پیر آفٹن جامعہ نظامیہ رضویہ شیعہ پورہ میں کیمپ لائبریری



ایسٹن بلاک میں سٹوڈنٹس کونسل نورسورت لائبریری کا سٹریٹر



جامعہ نظامیہ شیعہ پورہ میں تامل دیوالیہ میں بلاک



جامعہ نظامیہ رضویہ شیعہ پورہ میں زیر تعمیر تحفہ قرآن بلاک



جامعہ نظامیہ رضویہ شیعہ پورہ میں تحفہ قرآن بلاک